عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۶ | ۲۰ تا ۲۶ شعبان ۱۴۲۸ھ مطابق یکم تا ۷ ستمبر ۲۰۰۷ء | شمارہ: ۳۳-۳۴

ظلم و بربریت کی مختصر روئیداد

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء

قومی اسمبلی کا تاریخ ساز فیصلہ

مسلمانوں کی عظیم فتح

استقبال رمضان

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

قرآنی آیات کا تقدس

(مسز شاہدہ، ایبٹ آباد)

س:...... جو قرآنی آیات اخبارات و جرائد میں شائع ہوتی ہیں، ان کا مقصد اشاعت دین یا تبلیغ اسلام ہوتا ہے، بعض اوقات ان اخبارات و جرائد کو دیگر امور میں کام میں لے آتے ہیں، مثلاً باورچی خانے یا روٹیاں ڈالنے کا کام بھی لیا جاتا ہے، معلوم کرنا ہے کہ شریعت میں اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

ج:...... جن اخبارات میں قرآنی آیات ہوں، ان کو ان کاموں میں استعمال نہ کیا جائے، اگر نظر آجائے تو ان ٹکڑوں کو محفوظ کرلیا جائے۔

نجاح نام کے اثرات

(راشد احمد، امریکا)

س:...... انسانی زندگی میں ناموں کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ میں نے اپنی بیٹی کا نام ''نجاح'' (Nijah) رکھا ہے، جس کے معنی کامیابی کے ہیں، یہ نام میں نے ایک مسلم ویب سائٹ سے تلاش کیا ہے، لیکن ہم اس نام سے مطمئن نہیں ہیں، براہ کرم اس معاملے میں رہنمائی فرمائیں؟

ج:...... بلاشبہ اچھے نام کے اچھے اور بُرے نام کے بُرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ''نجاح'' نام درست ہے۔

قادیانیوں سے میل جول

(حماد الرحمن، کراچی)

س:...... کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیانِ عظام ان مسائل کے بارے میں کہ:

۱:...... قادیانی لوگوں کی بنائی ہوئی چیزوں کی خرید و فروخت کرنا کیسا ہے؟ نیز اگر کوئی شخص ان کی کمپنی کی بنی ہوئی کسی چیز کو خرید لے تو کیا اس میں اس کی ملکیت آجائے گی یا اس بیع کو فسخ کرنا واجب ہوگا؟

مولانا سعید احمد جلال پوری

۲:...... بعض حضرات کا کہنا ہے کہ شیزان کمپنی کے مالک کا بیٹا مسلمان ہے، اور اب کمپنی وہی چلا رہا ہے؟

۳:...... قادیانی لوگوں سے معاملات اور معاشرت میں کیا رویہ اختیار کیا جائے؟ نیز اگر کسی شخص کے پڑوس میں قادیانی رہتا ہو تو کیا اس کے ساتھ پڑوسیوں والے حقوق ادا کئے جائیں گے یا نہیں؟

ج:...... ۱:...... مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت کے ماننے والے ''قادیانی'' کہلاتے ہیں، یہ لوگ کافر و زندیق ہیں، ان سے میل جول، تعلقات اور خرید و فروخت کرنا ناجائز اور حرام ہے، قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ اور قطع تعلق کرنا ایمانی اور ملی حمیت کے علاوہ نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و تعلق کی نسبت سے واجب ہے۔ اس لئے خرید و فروخت درست نہیں، تاہم اگر وہ شے حلال ہو تو اس پر ملکیت ثابت ہوجائے گی، مگر قادیانیت سے نفرت کے تقاضا کے پیش نظر اس کو استعمال نہ کیا جائے۔

۲:...... یہ غلط ہے کہ شیزان کمپنی کے مالک کا بیٹا مسلمان ہوگیا ہے، بلکہ یہ قادیانی پروپیگنڈا اور دھوکہ دہی کا حصہ ہے۔

۳:...... قادیانی پڑوسیوں سے میل جول اور کلام و سلام نہ رکھیں، یہی شریعت کا حکم ہے۔

ان تمام مسائل اور ان کی تفصیلات کے لئے مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی قدس سرہ کا رسالہ ''قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ'' مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ کسی بھی ''دفتر ختم نبوت'' سے مل جائے گا۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

جلد: ۲۶ شمارہ: ۳۳ ۲۰ تا ۲۶ شعبان ۱۴۲۸ھ مطابق یکم تا ۷ ستمبر ۲۰۰۷ء

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

اس شمارے میں

۷ستمبر تاریخی حقائق......اداریہ......	مولانا سعید احمد جلال پوری	۳
قومی اسمبلی کا تاریخ ساز فیصلہ	مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ	۶
ظلم و بربریت کی مختصر روئیداد	مولانا قاضی احسان احمد	۱۰
مسلمانوں کی عظیم فتح	مولانا نعیم امجد سلیمی	۱۳
استقبال رمضان	مولانا مفتی حبیب الرحمن لدھیانوی	۱۹
مجدد کی شناخت	پروفیسر یوسف سلیم چشتیؒ	۲۳
خبروں پر ایک نظر	ادارہ	۲۶

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر — مولانا سعید احمد جلالپوری

علامہ احمد میاں حمادی — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

صاحبزادہ سید محمد سلیمان بنوری — مولانا بشیر احمد

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی — مولانا قاضی احسان احمد

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا — کمپوزنگ: محمد نفیس عرفان

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ • منظور احمد میو ایڈووکیٹ

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔

یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات،

بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے۔ ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور

اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi.

Ph: 2780337 Fax: 2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷

Hazori Bagh Road, Multan

Ph: 4583486-4514122 Fax: 4542277

لندن آفس:

35,Stockwell Green,

London, SW9 9HZ U.k.

Ph: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسین مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ادارہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

۷ ستمبر تاریخی حقائق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

بلاشبہ چودھویں صدی کا سب سے بدترین اور غلیظ فتنہ‘ فتنہ قادیانیت تھا‘ چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے برطانوی استعمار اور انگریز کی چھتری کے سائے میں دعویٰ نبوت کیا تھا‘ اس لئے وہ اور اس کے ماننے والے مست ہاتھی کی طرح کسی کو خاطر میں لانے کے روادار نہ تھے۔

یہ ان کی غلط فہمی تھی کہ وہ جو کہیں گے یا کریں گے‘ ان کی زبان اور ہاتھ کو روکنے کی کسی کو جرأت نہ ہوگی‘ چنانچہ قادیانیت کی تاریخ اٹھا کر دیکھئے! تو مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت سے لے کر اس کی موت اور اس کے بعد حکیم نور الدین اور مرزا بشیر الدین محمود کے دور تک وہ کسی وائسرائے سے کم نظر نہیں آتے‘ ان کے تحکم وتعلّی آمیز دعووں سے ایسا لگتا ہے کہ وہ مسلمانوں کو ناکوں چنے چبوائیں گے۔

ان کی اس فرعونیت کا کرشمہ تھا کہ ۱۹۵۲ء میں مرزا بشیر الدین محمود نے اعلان کیا کہ ہم پورے پاکستان کو نہیں تو کم از کم صوبہ بلوچستان کو قادیانی اسٹیٹ بنا کر رہیں گے۔

چنانچہ جب مرزا بشیر الدین نے یہ راگ الاپا تو امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور جاں نثاران ختم نبوت نے سر پر کفن باندھ کر غداران ختم نبوت کے خلاف میدان سنبھال لیا اور اعلان کیا کہ ہمارے جیتے جی قادیانیت کا یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوگا۔

دوسری جانب قادیانی سورما اپنے آقاؤں کی تائید وحمایت سے جارحیت پر اتر آئے‘ حکومت پاکستان اور وقت کے حکمران خواجہ ناظم الدین نے کھل کر قادیانیوں کی سرپرستی اور مسلمانوں کی مخالفت کی‘ ۱۹۵۳ء میں مسلمانوں کی اس مبنی برحق تحریک کو دبانے کے لئے حکومت نے مظالم کی انتہا کردی‘ صرف لاہور میں دس ہزار مخلصین نے جام شہادت نوش کیا‘ اگرچہ وقتی طور پر یہ تحریک دب گئی‘ مگر مسلمانوں کے پاک اور پاکیزہ لہو کے انتقام نے ان تمام سورماؤں کے اقتدار کا دھڑن تختہ کردیا اور ایسے ظالم ایک ایک کرکے اپنے انجام کو پہنچ گئے۔

اس تحریک کے وقتی طور پر دب جانے سے قادیانیوں کے دماغ خراب ہوگئے اور انہوں نے ۱۹۷۴ء میں ربوہ اسٹیشن پر نشتر کالج کے طلبہ کی بوگی پر حملہ کرکے نہتے اور معصوم طلبہ کو ”ختم نبوت زندہ باد“ کے نعرہ کا ”مزہ چکھانے“ کی غرض سے جب ان کو لہولہان کیا تو قدرت نے ان کے غرور کو خاک میں ملانے اور مسلمانوں کی ۹۰ سالہ جدوجہد کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کا فیصلہ فرمالیا‘ یوں پورے ملک میں قادیانیوں کے خلاف بیزاری اور نفرت کی فضا پیدا ہوگئی اور ملک بھر سے یہ مطالبہ ہونے لگا کہ قادیا ں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے‘ ان کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے اور ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا تدارک کیا جائے۔

چنانچہ یہ ہر مسلمان کی آواز اور مطالبہ تھا‘ دوسری جانب قادیانی ۱۹۷۱ء کے انتخابات میں بھٹو حکومت کے حلیف تھے‘ بلاشبہ یہ جہاں مسلمانوں کے لئے مشکل کی گھڑی تھی وہاں بھٹو حکومت کے لئے دوہرا عذاب تھا‘ ایک طرف پوری قوم کا مطالبہ اور آواز تھی اور دوسری طرف اس کی حلیف جماعت کا معاملہ تھا‘ اپنے طور پر بھٹو

نے بھی خواجہ ناظم الدین کی طرح اس تحریک کو دبانے کی بھرپور کوشش کی‘ مگر چونکہ آسمان پر قادیانیت کی ذلت کا فیصلہ ہو چکا تھا اور تقدیر کا قلم چل چکا تھا‘ اس لئے بھٹو حکومت کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی تو مجبوراً بھٹو صاحب نے قومی اسمبلی کو عدالت کا درجہ دے کر اس مسئلہ کا فیصلہ اسمبلی کے حوالہ کردیا۔

ان کا خیال تھا کہ اسمبلی میں زیادہ تر لوگ اس کے ہم خیال ہیں‘ اس لئے قادیانیوں کے خلاف فیصلہ نہیں ہوگا‘ مگر بھٹو صاحب کا یہ خواب شرمندہ نہ ہوسکا اور مسلسل ۱۳ دن جرح کے بعد ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو متفقہ طور پر طے پایا کہ قادیانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں‘ چنانچہ قانون میں ترمیم کرکے قرار دیا گیا کہ:

”ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ بعد ازیں درج ذیل اغراض کے لئے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں مزید ترمیم کی جائے‘

لہٰذا بذریعہ ہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے:

☆......مختصر عنوان اور آغاز نفاذ

(۱) یہ ایکٹ آئین (ترمیم دوم) ایکٹ ۱۹۷۴ء کہلائے گا‘

(۲) یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا‘

☆......آئین کی دفعہ ۱۰۶ میں ترمیم:

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں، جسے بعد ازیں آئین کہا جائے گا۔ دفعہ ۱۰۶ کی شق (۳) میں لفظ فرقوں کے بعد الفاظ اور قوسین اور قادیانی جماعت یا لاہوری جماعت کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں) درج کئے جائیں گے۔

☆......آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں ترمیم:

آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں شق (۲) کے بعد حسب ذیل نئی شق درج کی جائے گی یعنی (۳) جو شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو آخری نبی ہیں، کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے۔ وہ آئین یا قانون کی اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔“

بلاشبہ ۷/ستمبر کا دن جہاں شہدائے ختم نبوت اور جاں نثارانِ ختم نبوت کی قربانیوں کی یاد دلاتا ہے‘ وہاں مسلمانوں کی ۹۰ سالہ جدوجہد کی تاریخ ساز کامیابی کی سرخروئی کا دن بھی ہے‘ اسی طرح ۷/ستمبر دراصل قادیانیت کی ۹۰ سالہ ظلم و ستم کی سیاہ رات کے خاتمہ کی روشن صبح ہے‘ جس پر جتنی خوشی اور مسرت کا اظہار کیا جائے کم ہے۔

اس کے علاوہ ہماری وہ نسلیں جو ۱۹۵۳ء‘ ۱۹۷۴ء‘ ۱۹۸۴ء کے وقت تھیں‘ اب قریباً عملی طور پر دست کش ہیں‘ لہٰذا ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی نسلوں اور خصوصاً نوجوانوں کو مسئلہ قادیانیت‘ قادیانی مظالم اور مسلمانوں کی جدوجہد سے آگاہ کریں اور بتلائیں کہ ان آستین کے سانپوں سے ہوشیار رہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں اور تمہاری نسلوں کو ڈس لیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

۷/ستمبر ۱۹۷۴ء

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

قومی اسمبلی کا تاریخ ساز فیصلہ

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری قدس سرہ کا دورِ امارت اگرچہ بہت ہی مختصر رہا اور اس میں بھی اپنے بے شمار مشاغل اور ضعف و پیرانہ سالی کی بنا پر جماعت کے امور پر خاطر خواہ توجہ نہیں فرما سکتے تھے اس کے باوجود حق تعالیٰ شانہ نے آپ کی پُرخلوص قیادت کی برکت سے جماعت کے کام کو ثریا تک پہنچادیا اور ''بنوری دور میں'' جماعت نے وہ خدمات انجام دیں، جن کی اس سے پہلے صرف تمنا کی جاسکتی تھی ان کا بہت ہی مختصر خاکہ درج ذیل ہے:

آپ کو جماعت کی زمام قیادت سنبھالے ابھی دو مہینے نہیں گزرے تھے کہ ۲۹/مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ اسٹیشن کا شہرہ آفاق سانحہ رونما ہوا، حضرت ان دنوں سوات کے دور دراز علاقے میں سفر پر تھے وہیں آپ کو اس واقعہ کی کسی نے اطلاع دی خبر سن کر چند لمحے توقف کے بعد فرمایا:

''عدو شرے برانگیزد کہ خیر ما در آں باشد''

آپ سوات سے بعجلت واپس ہوئے اور تحریک ختم نبوت کی کامیابی کے لئے حضرت نے ایک طرف بارگاہ خداوندی میں تضرع اور ابتہال کا سلسلہ تیز کردیا، اور دوسری طرف امت مسلمہ کو متحد کرنے اور قوم کے منتشر ٹکڑوں کو جمع کرنے کے لئے رات دن ایک کردیا۔ ۲۹/مئی سے ۷/ستمبر تک کے سو دن برصغیر کی مذہبی تاریخ میں سو سال کے برابر ہیں ان سو دنوں کی مفصل تاریخ ایک مستقل تالیف کا موضوع ہے مگر یہاں حضرت اقدس مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی ذات سے متعلق چند ارشادات پر اکتفا کروں گا۔

ارکانِ قومی اسمبلی نے ۹۰ سالہ پرانے مسئلہ کا متفقہ طور پر فیصلہ دے کر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا

۲۹/مئی کو ربوہ کا حادثہ پیش آیا، حالات نے نازک صورت اختیار کرلی اور مسلمانوں کے جذبات مشتعل ہوگئے، مگر حکومت نے بروقت صحیح قدم نہیں اٹھایا بلکہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کی طرح اس تحریک کو بھی کچلنا چاہا۔

۳/جون ۱۹۷۴ء کو راولپنڈی میں علمائے کرام اور مختلف فرقوں کا ایک نمائندہ اجتماع ہوا، حکومت نے اسے ناکام بنانے کے لئے تین مندوبین...... مولانا مفتی زین العابدین، مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف، مولانا تاج محمود کو لالہ موسیٰ اسٹیشن پر ریل سے اتار لیا۔

۹/جون کو حضرت (مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ) کی جانب سے ایک نمائندہ اجتماع لاہور میں رکھا گیا، جس میں مسلمانوں کے تمام فرقوں اور جماعتوں کے مندوب شریک ہوئے، یہ بیس جماعتوں کا نمائندہ اجتماع تھا، سب سے پہلے حضرت نے مختصر سی افتتاحی تقریر میں اجتماع کے اغراض و مقاصد اور تحریک کے لائحہ عمل پر روشنی ڈالی، جس کا خلاصہ حضرت (مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ) ہی کے الفاظ میں یہ تھا:

''ہمارا یہ اجتماع اس وقت صرف ایک دینی عقیدہ کی حفاظت کے لئے ہے، یہ اجتماع ''ختم نبوت'' کے مسئلہ پر ہے، اس کا دائرہ آخر تک محض دینی رہے گا، سیاسی آمیزشوں سے اس کا دامن پاک رہنا چاہئے، جو سیاسی حضرات اس میں شامل ہیں ان کا مطمح نظر دینی ہی ہوگا، اور حزب اقتدار اور حزب اختلاف کی کشمکش سے بالاتر ہوگا، ختم نبوت کی تحریک کا طریق کار نہایت پُرامن ہوگا اور اسے تشدد سے کوئی سروکار نہ ہوگا، اگر کوئی مزاحمت ہوئی یا تکلیف پیش آئی تو دین کے لئے اس کو برداشت کرنا ہوگا اور صبر کرنا ہوگا، مظلوم بن کر رہنا ہوگا اور ہمارے مدمقابل صرف مرزائی امت ہوگی، ہم حکومت کو ہدف بنانا نہیں چاہتے، اگر حکومت نے ان کی حفاظت یا ان کی حمایت میں کوئی غلط قدم اٹھایا تو اس وقت مجلس عمل کوئی مناسب فیصلہ کرے گی، ابھی قبل از وقت کچھ کہنا درست نہیں۔''

(ماہنامہ ''بینات'' رمضان و شوال ۱۳۹۴ھ)

اس کے بعد مفتی محمودؒ مرحوم نوابزادہ نصر اللہ خان اور دیگر نمائندوں کی تقریریں ہوئیں، تحریک کو نظم و ضبط کے تحت رکھنے کے لئے ایک ''مجلس عمل'' کی تشکیل ہوئی اور حضرت مولانا عبدالحق شیخ الحدیث اکوڑہ خٹک نے اس کی صدارت کے لئے حضرت کا نام پیش کیا، حضرت (مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ) اس کے لئے آمادہ نہ تھے اس لئے حضرت کو مجبور کیا گیا کہ فی الحال آپ عارضی حیثیت سے مجلس عمل کی قیادت قبول فرمالیں، مستقل صدر کے انتخاب پر آئندہ اجلاس میں غور کرلیا جائے گا......

اسی اجلاس میں ''مجلس عمل'' کی جانب سے ۱۴/جون ۱۹۷۴ء کو ملک میں مکمل ہڑتال کے اعلان

نیز مرزائی امت کے مکمل مقاطعہ (بائیکاٹ) کا فیصلہ کیا گیا۔

اس دوران وزیر اعظم نے ''مجلس عمل'' کے ارکان سے فرداً فرداً ملاقات کی' حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ نے نہایت صفائی اور سادگی سے صاف اور غیر مبہم الفاظ میں وزیر اعظم کے سامنے مسلمانوں کے موقف کی وضاحت کی' آپ نے جو کچھ فرمایا' اس کا خلاصہ آپ ہی کے الفاظ میں یہ تھا:

''قادیانی مسئلہ بلاشبہ پاکستان کے روز اول سے موجود ہے' پہلی غلطی اس وقت ہوئی جب ظفر اللہ قادیانی کو وزیر خارجہ مقرر کیا گیا' شہید ملت (خان لیاقت علی خان مرحوم) کو اس خطرناک غلطی کا احساس ہوا اور انہوں نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا عزم کرلیا تھا' لیکن افسوس کہ وہ شہید کردیئے گئے' اور ہوسکتا ہے کہ ان کا یہ عزم ہی ان کی شہادت کا سبب ہوا ہو' اس وقت جو جرأت مرزائیوں کو ہوئی ہے' اگر اس وقت اس کا تدارک نہ کیا گیا اور وہ غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیئے تو مسلمانوں کے جذبات بھڑکیں گے اور ان کی (قادیانیوں کی) جان و مال کی حفاظت حکومت کے لئے مشکل ہوگی' اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد اس ملک میں ان کی حیثیت ''ذمی'' کی ہوگی اور ان کی جان ومال کی حفاظت شرعی قانون کی رو سے مسلمانوں پر ضروری ہوگی' اس طرح اس ملک میں امن قائم ہوجائے گا۔

میں مانتا ہوں کہ آپ پر خارجی غیر اسلامی حکومت کا دباؤ ہوگا لیکن اس کے بالمقابل ان اسلامی ممالک کا تقاضا بھی ہے کہ ان کو جلد غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے' جن ممالک سے ہمارے اسلامی تعلقات بھی ہیں اور ہر قسم کے مفادات بھی وابستہ ہیں' خارجی دنیا میں غیر اسلامی حکومتوں کے بجائے اسلامی مملکتوں کو مطمئن اور خوش کرنا زیادہ ضروری ہے' نیز ایک معمولی سی اقلیت کو خوش کرنے کے لئے اتنی بڑی اکثریت کو غیر مطمئن کرنا دانش مندی نہیں' اگر آپ حق تعالیٰ شانہ پر توکل و اعتماد کرکے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے مسلمانوں کے حق میں فیصلہ فرمائیں تو دنیا کی کوئی طاقت آپ کا بال بیکا نہیں کرسکتی اور اس راستہ میں موت بھی سعادت ہے۔'' (حوالہ بالا)

۱۳/ جون کو وزیر اعظم نے ایک طویل تقریر ریڈیو پر نشر کی' جس میں حادثہ ربوہ پر ایک حرف بھی نہیں کیا' البتہ ختم نبوت پر اپنا ایمان جتاتے ہوئے کہا کہ یہ مسئلہ نوے سال کا پرانا ہے' اتنی جلدی کیسے حل ہوسکتا ہے؟

۱۴/ جون کو ملک میں درۂ خیبر سے کراچی اور لاہور سے کوئٹہ تک ایسی مکمل ہڑتال ہوئی جو پاکستان میں اپنی نظیر آپ تھی۔

۱۶/ جون کو ''مجلس عمل'' کا لائل پور میں اجلاس ہوا' جس میں وزیر اعظم کی ۱۳/ جون کی تقریر پر غور کیا گیا......

مجلس عمل کی مستقل صدارت کے لئے حضرت کو مجبور کیا گیا' جسے آپ کو منظور کرنا پڑا' اسی اجلاس میں یہ بھی طے کیا گیا کہ تحریک کو پُر امن رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے' قادیانیوں کا بائیکاٹ جاری رکھا جائے اور تحریک کو سول نافرمانی سے بہر قیمت بچایا جائے۔

خراجِ تحسین

ہم ان ہزاروں شہداء ختم نبوت کو جنھوں نے سرکار دو عالم' رحمت للعالمین' محسنِ انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ' احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے لئے اپنی قیمتی جانوں کا تحفہ پیش کیا' دل کی گہرائیوں سے خراج تحسین اور ہدیہ سلام پیش کرتے ہیں:

سلام ان پر جو ختم نبوت کے تھے شیدائی
سلام ان پر کہ جن کی جرأت رندانہ کام آئی

سلام ان پر جنہوں نے مشعلیں حق کی جلائیں تھیں
سلام ان پر جنہوں نے گولیاں سینوں پہ کھائیں تھیں

سلام ان پر کہ جن کی غیرت ایمان تھی زندہ
سلام ان پر قیامت تک ہے جن کا نام پائندہ

تحریک کو زندہ مگر پُر امن رکھنے کے لئے حضرت نے کراچی سے پشاور تک دورے کئے' چھوٹے قصبوں تک تشریف لے گئے' ہر جگہ مسلمانوں کو صبر وسکون سے تحریک چلانے کا حکم فرمایا' لیکن اس کے برعکس حکومت نے جارحانہ رویہ اختیار کیا' حضرت فرماتے ہیں:

''ادھر مجلس عمل کی پالیسی تو یہ تھی کہ حکومت سے تصادم سے بہر صورت گریز کیا جائے' ادھر حکومت نے ملک کے چپے چپے میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کردی' پریس پر پابندی عائد کری' انتظامیہ نے اشتعال انگیز

۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو آئینی طور پر قادیانی ناسور کو ملتِ اسلامیہ کے جسد سے الگ کیا گیا

کارروائیوں سے کام لیا اور مسلمانوں کو گرفتار کرنا شروع کیا' چنانچہ سینکڑوں اہل علم او ر طلباء کو گرفتار کیا گیا (بعد میں گرفتاریوں کا سلسلہ اور بڑھتا گیا' جیلوں میں ''گرفتاران ختم نبوت'' کو نہایت بے دردی سے اذیتیں دی گئیں اور پولیس اور جیل کے ہاتھوں انسانیت کی مٹی پلید کی گئی' قادیانیوں نے پہلے سے اسلحہ جمع کر رکھا تھا' انہوں نے ''حربی کافروں'' کی طرح جگہ جگہ مورچے لگائے اور بہت سے مسلمانوں کو شہید کیا گیا' حکومت اور پولیس بھی قادیانی امت کی حفاظت و حمایت کرتی رہی) انہیں ناروا ایذائیں دی گئیں' کبیروالا' اوکاڑہ' سرگودھا' لائل پور' کھاریاں وغیرہ میں دردناک واقعات رونما ہوئے' جن کو مظلومانہ صبر کے ساتھ برداشت کیا گیا' صرف ایک شہر اوکاڑہ میں ان مظالم کے خلاف احتجاج کے طور پر بارہ دن مکمل اور مسلسل ہڑتال ہوئی' اسی سے اندازہ کیجئے کہ ملک بھر میں مجموعی طور پر کتنا ظلم اور اس کے خلاف کتنا احتجاج ہوا؟ جگہ جگہ لاٹھی چارج کیا گیا' اشک ریز گیس کا استعمال بڑی فراخدلی سے کیا گیا' مجلس عمل کی تلقین تمام مسلمانوں کو یہی تھی کہ صبر کریں اور مظلوم بن کر حق تعالیٰ کی رحمت اور غیبی تائید الٰہی کے منتظر رہیں' قریباً پورے سو دن تک ان حالات کا مقابلہ کیا گیا اور تمام سختیوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے رہے۔'' (ماہنامہ ''بینات'' رمضان و شوال ۱۳۹۴ھ)

جون کے اواخر میں بنگلہ دیش کے دورے پر جاتے ہوئے وزیر اعظم (بھٹو صاحب) نے اعلان کیا کہ قادیانی مسئلہ کا فیصلہ کرنے کے لئے قومی اسمبلی کو ایک تحقیقاتی کمیٹی کی حیثیت دے دی جائے گی' بنگلہ دیش کے دورے سے واپس آئے تو یکم جولائی کو قومی اسمبلی کا اجلاس طلب کیا گیا اور اس میں قومی اسمبلی کو ''خصوصی کمیٹی'' قرار دینے کا فیصلہ ہوا' اور یہ بھی طے ہوا کہ کمیٹی کے لئے چالیس ارکان کا کورم ہوگا' جس میں تین ارکان حزب اقتدار کے اور دس حزب اختلاف کے ہوں گے' اس خصوصی کمیٹی کے سامنے دو قراردادیں بحث و تمحیص کے لئے پیش کی گئیں' ایک حزب اقتدار کی جانب سے وزیر قانون (مسٹر حفیظ پیرزادہ) نے پیش کی اور دوسری حزب اختلاف کی جانب سے پیش کی گئی۔

۲۰/ جولائی کو حضرت قدس سرہ کے خلاف ملک بھر کے اخبارات (نوائے وقت لاہور کے سوا) میں ایک فرضی انجمن کے نام سے ایک لچر پوچ اشتہار چھپنا شروع ہوا' ہمیں معلوم تھا کہ اس شرانگیزی کا منبع کہاں ہے اور اس کے لئے لاکھوں کا سرمایہ کہاں سے آتا ہے' لیکن حضرت قدس سرہ نے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا نہ اس کے خلاف کوئی احتجاج کیا' تاہم ''چاند کا تھوکا منہ پر آتا ہے'' کے مصداق یہ اشتہار حضرت کے بجائے حکومت اور مرزائیوں کے لئے مضر ثابت ہوا' ہر طرف سے ان کے خلاف صدائے نفرین بلند ہونا شروع ہوئی اور مسلمانوں کے مشتعل جذبات آتش فشاں بن گئے' نتیجتاً چند دن بعد یہ اشتہار بند ہوگیا۔

۳۱/ جولائی کو وزیر اعظم نے مستونگ (بلوچستان) میں اعلان کیا کہ قادیانی مسئلہ کے فیصلہ کی تاریخ کا اعلان کل کر دیا جائے گا' چنانچہ فیصلہ کے لئے ۷/ستمبر کی تاریخ کا اعلان ہوا۔

قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے قادیانی مسئلہ پر غور و فکر کرنے کے لئے دو مہینے میں ۲۸ اجلاس کئے اور ۹۶ گھنٹے نشستیں کیں' مسلمانوں کی طرف سے ''ملت اسلامیہ'' کا موقف نامی کتاب اسمبلی میں پیش کی گئی' قادیانیوں کی ربوائی اور لاہوری پارٹیوں کے سربراہوں نے اپنے اپنے موقف کی وضاحت کے لئے کتابچے پیش کئے' ربوہ جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد پر گیارہ دن تک ۴۲ گھنٹے اور لاہوری پارٹی کے امیر مسٹر صدرالدین پر سات گھنٹے جرح ہوئی۔

وزیر اعظم (بھٹو) قادیانیوں کے حلیف رہ چکے تھے وہ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر رضامند نہیں تھے وہ قادیانیوں کو کسی نہ کسی طرح آئینی تلوار کی زد سے بچانا چاہتے تھے اور اس کے لئے اپنی طاقت اور ذہانت کا سارا سرمایہ صرف کر دینا چاہتے تھے' چنانچہ حزب اختلاف کے ارکان سے جو ''مجلس عمل'' کے نمائندے تھے' ان سے وزیر اعظم کی بار بار ملاقاتیں ہوئیں' کئی بار صورت حال نازک ہوگئی' آخر دن تو گویا ہنگامہ محشر تھا' امید و بیم کی کیفیت آخری حدوں کو چھو رہی تھی' وزیر اعظم کی ''انا'' نے تصادم کا خطرہ پیدا کر دیا تھا' حکومت کی جانب سے پولیس اور انٹیلی جنس کو چوکنا کر دیا تھا' بڑے شہروں میں فوج لگا دی گئی تھی' جو لوگ گرفتار تھے وہ تو تھے ان کے علاوہ ہزاروں علماء اور سربرآوردہ افراد کی گرفتاری کی فہرستیں تیار ہو چکی تھیں' ادھر ''مجلس عمل'' کے نمائندے بھی سر بکف کفن بدوش تھے گویا:

ہمہ آہوان صحرا سر خود نہادہ برکف
بامید آنکہ روزے بشکار خواہی آمد

کا منظر تھا' مگر اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اس مہیب خطرے سے ملک کو بچالیا' جب وزیر اعظم کی ''انا'' میں لچک پیدا ہوتی نظر نہ آئی تو حضرت مفتی محمودؒ نے جو (اپنے دیگر رفقاء کے ساتھ مجلس عمل کے نمائندہ کی حیثیت سے وزیر اعظم سے مذاکرات کر رہے تھے) ان سے فرمایا: ''ہمیں بتایئے کہ آخر ہم کیا کریں؟ آپ کے پاس آتے ہیں تو

آپ نہیں مانتے اور مجلس عمل والوں کے پاس جاتے ہیں تو وہ نہیں مانتے“ وزیر اعظم نے نشہ اقتدار کے جوش میں جواب دیا: ”میں نہیں جانتا مجلس عمل کون ہوتی ہے میں تو آپ لوگوں کو جانتا ہوں آپ اسمبلی کے معزز رکن ہیں۔“

حضرت مفتی محمودؒ نے فرمایا:

”بھٹو صاحب! آپ کو قوم کے ایک حلقہ نے منتخب کر کے بھیجا ہے اس لئے آپ اسمبلی کے معزز رکن ہیں میں بھی ایک حلقہ انتخاب کا نمائندہ ہوں اس لئے میں بھی اسمبلی کا رکن کہلاتا ہوں مگر آنجناب کو بتانا چاہتا ہوں کہ ”مجلس عمل“ کسی ایک حلقہ انتخاب کی نمائندہ نہیں ہے بلکہ وہ اس وقت پاکستان کے سات کروڑ مسلمانوں کی نمائندگی کر رہی ہے کیسی عجیب منطق ہے کہ آپ ایک حلقہ کے نمائندے کو عزت و احترام کا مقام دینے کے لئے تیار ہیں مگر قوم کے سات کروڑ افراد کی نمائندہ جماعت ”مجلس عمل“ کو آپ پائے حقارت سے ٹھکرا رہے ہیں...... بہتر ہے میں ان سے جا کر کہہ دیتا ہوں کہ وزیر اعظم پاکستان کے سات کروڑ مسلمانوں کی بات سننے کو تیار نہیں۔“

یہ بات سن کر وزیر اعظم کی ”انا“ سرنگوں ہوگئی انہوں نے ”مجلس عمل“ کے نمائندوں کے مجوزہ فیصلہ پر دستخط کر دیئے اور اس طرح ۷ ستمبر ۴ بجکر ۳۵ منٹ پر قادیانیوں کی دونوں شاخوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر دائرہ اسلام سے خارج کر دیا گیا پھر اس مسودہ کو آئینی شکل دینے کے لئے پارلیمنٹ کا اجلاس طلب کیا گیا اور آئینی طور پر قادیانی ناسور کو ملت اسلامیہ کے جسد سے الگ کر دیا گیا اس خبر کا نشر ہونا تھا کہ نہ صرف پورے ملک میں بلکہ پوری دنیا کے مسلمانوں میں فرحت و مسرت کی لہر دوڑ گئی ایسی اجتماعی خوشی کسی نے نہ کبھی پہلے دیکھی تھی نہ شاید آئندہ دیکھنی نصیب ہوگی یہ محض حق تعالیٰ شانہ کی رحمت و عنایت اور امت مسلمہ کے اتحاد اور صبر و عزیمت کا کرشمہ تھا جسے چودھویں صدی میں اسلام کا معجزہ قرار دیا جا سکتا ہے چونکہ حضرت اقدس ہی اس تحریک کے روح رواں ”مجلس عمل“ کے صدر اور ”عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت“ کے قائد و امیر تھے اس لئے آپ کو جتنی خوشی ہوئی ہوگی اس کا اندازہ کون کر سکتا ہے آپ نے بصائر و عبر میں پوری قوم کو مبارکباد دی اور حق تعالیٰ شانہ کے شکر و سپاس کے ساتھ ساتھ اس تحریک میں حصہ لینے والے تمام افراد اور جماعتوں کا شکریہ ادا کیا۔ (دیکھئے ماہنامہ ”بینات“ کراچی رمضان و شوال ۱۳۹۴ھ)

☆☆..................☆☆

مرزائی مسلمانوں سے الگ اقلیت ہیں

شورش کاشمیریؒ

صبا کے دوش نازک پر خبر آئی بحمداللہ!
جداگانہ اقلیت ہیں مرزائی بحمداللہ!

پڑی ہے کھلبلی ربوہ کے ایوانِ خلافت میں
بہشتی مقبرے پر برق لہرائی بحمداللہ!

حکیم شرق“ کی“ اک آرزو پوری ہوئی آخر
مراد اسلام کے بیٹوں کی بر آئی بحمداللہ!

علم لہرائے گا ہر آن توحید و رسالت کا
مسلماں لے رہے ہیں پھر سے انگڑائی بحمداللہ!

فضا میں اڑ رہی ہیں دھجیاں ظلی نبوت کی
اکٹھے ہوئے اک صف میں بطحائی بحمداللہ!

قدم بڑھتے چلے جاتے ہیں یارانِ سر پل کے
یہی ہے ملت بیضا کی گیرائی بحمداللہ!

نبوت قادیاں کی سرزمیں میں؟ توبہ توبہ کر
نتیجہ کیا ہے؟ اس ٹولے کا...... پسپائی بحمداللہ!

زمانہ ہوگیا ناقابل تسخیر و طاعت ہے
غلامانِ پیمبرؐ کی توانائی بحمداللہ!

نبیؐ کے نام کا ڈنکا بجے گا ہر کہیں شورش
خدا کے دشمنوں کی ہوگی رسوائی بحمداللہ!

۲۹/مئی ۱۹۷۴ء کو (ربوہ) موجودہ نام چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء پر آہنی سلاخوں' لوہے کی تاروں کے بنائے ہوئے کوڑوں' آہنی پنجوں سے حملہ کیا گیا' ان کو خوب مارا پیٹا' تصادم ہوتے ہوتے رہ گیا' قادیانیوں نے پشاور جانے والے مسلمان لڑکوں پر سی آئی ڈی لگادی' ان کے پروگرام کو معلوم کیا اور ان کی واپسی کا انتظار کرنے لگے' ہفتہ کے بعد جب وہ اسی ٹرین سے واپس ہوئے کپڑے پھٹ گئے' جسم زخموں سے چور چور ہوگئے' غنڈوں نے ان کا سامان لوٹ لیا' جب تک قادیانی غنڈوں کا ایکشن مکمل نہیں ہوا' اس وقت تک قادیانی اسٹیشن ماسٹر نے ٹرین کو ربوہ اسٹیشن پر روکے رکھا'

قادیانی غنڈوں کی نشتر میڈیکل کالج کے طلباء پر

ظلم و بربریت کی مختصر روئیداد

۲۹/مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر پیش آنے والے اندوہناک واقعہ کے بارے میں حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کا ایک انٹرویو

زخمی کیا گیا' ایک ہفتہ پہلے یہ لڑکے تفریحی سفر پر پشاور کے لئے جاتے ہوئے چناب ایکسپریس سے ربوہ اسٹیشن پر اتر کر اپنے کلاس فیلو قادیانی طلباء سے ہنسی مذاق کر رہے تھے۔ قادیانیوں کا اس زمانہ میں معمول تھا کہ وہ ربوہ اسٹیشن سے گزرنے والی تمام ٹرینوں کے مسافروں میں اپنا تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا کرتے تھے' اس روز ان طلباء میں بھی انہوں نے لٹریچر تقسیم کیا' اس سے قبل طلباء کا نشتر میڈیکل کالج ملتان میں انتخاب ہوا تھا' ایک قادیانی اس میں امیدوار تھا' مسلمان طلباء نے قادیانیت کی بنیاد پر اس کی مخالفت کی تھی' قادیانیت کے خلاف مسلمان طلباء کی ذہن سازی پہلے سے ہوچکی تھی' اس لئے اس قادیانی لٹریچر کے تقسیم ہوتے ہی مسلمان طلباء بپھر گئے' قادیانیوں نے بھی ان کی جرأت رندانہ کا شدید نوٹس لیا' قریب کی گراؤنڈ میں قادیانی نوجوان کھیل رہے تھے' ان کو اطلاع ملی' وہ ہاکیوں سمیت اسٹیشن پر آدھمکے' مسلمان طلباء بھی برہم تو تکرار تک معاملہ پہنچا' خدا کا شکر ہے کہ ٹرین روانہ ہوگئی اور کوئی حادثہ نہ ہوا' ہنگامہ کی خوب فضا بنی مگر

تو سرگودھا سے ہی ان کے ڈبے میں قادیانی نوجوان ''خدام الاحمدیہ'' قادیانیوں کی نیم فوجی تنظیم کے رضا کار سوار ہوگئے' جب یہ گاڑی نشتر آباد پہنچی' وہاں کے قادیانی اسٹیشن ماسٹر نے بذریعہ ریلوے فون ربوہ

انتخاب: مولانا قاضی احسان احمد

کے قادیانی اسٹیشن ماسٹر کو مطلع کیا کہ طلباء کا ڈبہ آخری سے تیسرا ہے' اس سے قبل ربوہ کا اسٹیشن ماسٹر سرگودھا تک کے اسٹیشن سے ٹرین کی آمد کے بارے میں پوچھتا رہا' گویا قادیانی قیادت بڑی تیاری سے دیوانگی کے ساتھ ٹرین کا انتظار کر رہی تھی۔

نشتر آباد و لالیاں سے بھی قادیانی نوجوان اس ڈبہ میں سوار ہوئے' حالانکہ یہ ڈبہ ریزرو تھا' جب گاڑی ربوہ اسٹیشن پر پہنچی تو پہلے سے موجود قادیانی غنڈوں نے طلباء کے ڈبہ کا دونوں اطراف سے گھیراؤ کرلیا' قادیانی غنڈوں نے موجودہ قادیانی سربراہ مرزا طاہر کی قیادت میں بڑی بے دردی سے مسلمان طلباء کو مارا پیٹا' زخمی کیا' طلباء کے جسم لہولہان ہوگئے' ان کے

فیصل آباد ریلوے کنٹرول نے پوچھا کہ ٹرین اتنی دیر ہوگئی چلی کیوں نہیں؟ تو ریلوے کے عملہ نے بتایا کہ فساد ہوگیا ہے' ریلوے کنٹرول کے ذریعہ یہ خبر مقامی انتظامیہ و صوبائی انتظامیہ تک پہنچی' ہم لوگ بے خبر تھے' ٹرین چنیوٹ' برج سے ہوتی ہوئی چک جھمرہ پہنچ گئی' وہاں سے فیصل آباد کا سفر پندرہ بیس منٹ سے بھی کم کا ہے' اتنے میں دوپہر کے وقت ہانپتا کانپتا ایک آدمی میرے مکان کے عقبی دروازہ پر آیا' دستک دی' بچوں نے مجھے اطلاع کی' میں نے کہا کہ اسے کہو کہ مسجد کے اوپر سے ہوکر مین گیٹ کی طرف سے آئے مگر اس نے کہا کہ ضروری کام ہے' مولانا ایک منٹ کے لئے جلدی سے تشریف لائیں' میں گیا تو وہ ریلوے کنٹرول کا ایک ذمہ دار آفیسر تھا' اس کی زبان و ہونٹ خشک' چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں' میں نے پوچھا کہ خیریت تو ہے؟ اس نے ڈبڈباتی آنکھوں سے نفی میں سر ہلایا' میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ خدایا خیر ہو' اتنا ذمہ دار آدمی اور یہ کیفیت!

اس نے اپنی طبیعت کو سنبھالا تو مجھے ربوہ حادثہ

کی اطلاع دی' اب ٹرین کو پہنچنے میں صرف دس پندرہ منٹ باقی تھے' میں نے شہر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رفقاء' علماء' شہریان فیصل آباد' اور ڈی ایس پی کو فوراً اسٹیشن پر پہنچنے کا کہا' پریس رپورٹران' پنجاب میڈیکل کالج' گورنمنٹ کالج کے اسٹوڈنٹس اور چیدہ چیدہ حضرات کو جہاں جہاں اطلاع ممکن تھی کردی' ریلوے لوکوشیڈ میں کام کرنے والے تمام لوگ میرے جمعہ کے مقتدی ہیں' ان کو پیغام بھجوایا کہ کام چھوڑ کر فوراً اسٹیشن پر پہنچ جائیں' میں ان امور سے فارغ ہوکر جب اسٹیشن پر پہنچا تو ہزاروں کی تعداد میں لوگ جمع تھے' نعرے بازی' احتجاج ہو رہا تھا' پولیس کی گارڈ' مجسٹریٹ اور ڈاکٹر صاحبان موجود تھے' جو مسلمان اس ٹرین پر سفر کر رہے تھے' جنہوں نے قادیانی غنڈہ گردی کا ربوہ میں نظارہ کیا تھا' وہ بھی ہمارے اس احتجاج میں شریک ہوگئے' اسٹیشن پر اشتعال انگیز نعروں کا یہ عالم کہ کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی' مجھے دیکھتے ہی احتجاجی نعروں کا فلک شگاف شور اٹھا' اس عالم میں مسلمان زخمی طلباء کو ٹرین سے اتار دیا گیا' ڈاکٹر صاحبان کے مشورہ پر ان طلباء کو گرم دودھ سے دوائی دی گئی' زخموں پر مرہم پٹی کی گئی۔ غیور مسلمانوں کے ہجوم نے ایک قادیانی کی پٹائی کر کے آدھ موا کردیا' اس قادیانی نے کہا کہ مولانا مجھے بتایا جائے کہ مجھے کس جرم میں مارا گیا ہے؟ میں نے کہا جس جرم میں ربوہ کے قادیانیوں نے ہمارے معصوم مسلمان بچوں کو مارا ہے۔

فیصل آباد کے ڈپٹی کمشنر فرید الدین احمد تھے' ان کو فون کر کے بلایا گیا' ان کے ہمراہ ایس پی بھی تھے' ان کو کہا کہ وہ آ کر دیکھیں کہ ہمارے بے گناہ بچوں کو قادیانیوں نے کس بے دردی سے زدوکوب کیا ہے' ان افسروں نے طلباء سے ملاقات کی' اس ڈبہ کو دیکھا جس کے اوپر کے لوہے کے کنڈے مڑے ہوئے تھے' جب مرہم پٹی کے عمل سے فارغ ہوئے تو افسران نے کہا کہ اب گاڑی کو آگے جانے دیں' ان زخمی طلباء کو یہاں اتار لیا جائے اور ان کا علاج معالجہ کیا جائے' ان زخمی طلباء سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ ہم اسی حالت میں ملتان جائیں گے' ہم وہاں نشتر ہسپتال میں علاج کرائیں گے' ڈپٹی کمشنر نے دوبارہ کہا کہ اب آپ گاڑی آگے جانے دیں' میں نے ان سے کہا کہ جب تک صوبائی حکومت ہمارے یہ مطالبات مان نہیں لیتی' اس وقت تک گاڑی آگے نہیں جاسکتی:

۱:...... اس سانحہ کی ہائیکورٹ کے جج سے تحقیقات کرائی جائے۔

۲:...... اس سانحہ میں شریک تمام ملزمان بشمول اسٹیشن ماسٹر قادیانی ربوہ و نشتر آباد کو گرفتار کیا جائے۔

۳:...... اس سانحہ کے ملزمان کو کڑی سزا دی جائے۔

ڈپٹی کمشنر نے اسٹیشن ماسٹر کے کمرہ سے چیف سیکریٹری کو فون کیا اور تمام مطالبات ان کو پیش کئے' چیف سیکریٹری منٹ منٹ کی کارروائی سے باخبر تھے' انہوں نے تمام مطالبات تسلیم کرلئے' ڈپٹی کمشنر نے مجھے یقین دلایا کہ آپ کے تینوں مطالبات تسلیم کرلئے گئے ہیں' میں نے ریلوے اسٹیشن کی دیوار پر کھڑے ہوکر تقریر کی' طلباء کو مخاطب ہوکر کہا:

"بچو! تم ہماری اولاد ہو' جگر کے ٹکڑے ہو' میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جب تک قادیانیوں سے آپ کے خون کے ایک ایک قطرہ کا حساب نہیں لے لیا جاتا' اس وقت تک ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے۔"

پریس رپورٹرز نے فوٹو لئے' زخمی طلباء کو ایئرکنڈیشن کوچ میں شفٹ کیا گیا اور ٹرین روانہ ہوگئی' پلیٹ فارم پر ہی شام کے پانچ بجے الخیام ہوٹل میں پریس کانفرنس اور آئندہ کے پروگرام کا اعلان کرنے کے لئے میں نے پریس والوں کو ٹائم دے دیا' گھر آکر گوجرانوالہ' ٹوبہ ٹیک سنگھ' شورکوٹ' عبدالحکیم' مخدوم پور' خانیوال اور ملتان جہاں جہاں ٹرین رکتی تھی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کو مظاہرہ کرنے کا سگنل دے دیا' چنانچہ جہاں سے ٹرین گزرتی گئی' احتجاجی مظاہرہ ہوتا گیا۔

ملتان دفتر میں فون کر کے مولانا محمد شریف جالندھری' لاہور آغا شورش کاشمیری اور راولپنڈی میں مولانا غلام اللہ خان کو سانحہ کی اطلاع دی' مولانا محمد شریف جالندھری نے کراچی میں حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری کو جو اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ تھے اور خانقاہ سراجیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب کو جو اس وقت نائب امیر تھے اطلاع دی' سارا دن فون کے ذریعہ مولانا محمد شریف جالندھری ملک بھر میں اطلاعات کرتے رہے اور تحریک کے لئے احباب کو اپنے مشوروں سے نوازتے رہے' حالات قادیانیت کے متعلق پہلے سے ہی تحریک کے متقاضی تھے' یہ خبر بجلی کا کام دے گئی' لوگ ملتے گئے قافلہ بنتا چلا گیا' یوں تحریک اپنی منزل سے قریب ہوتی چلی گئی۔

شام کو الخیام میں پریس کانفرنس ہوئی' جس میں مولانا مفتی زین العابدین' مولانا فقیر محمد' مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف' صاحبزادہ سید افتخار الحسن' مولانا فضل رسول حیدر' مولانا محمد صدیق' مولانا اللہ وسایا اور دوسرے رہنما موجود تھے' اخباری نمائندوں کے سامنے پوری تفصیلات بیان کیں اور دوسرے روز فیصل آباد شہر میں ہڑتال کا اعلان کردیا' پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ لاہور' کراچی' بہاولپور' کوئٹہ' حیدر آباد' سکھر' پشاور' راولپنڈی کے علماء سے مشوروں کا سلسلہ جاری ہے' ان سے رابطہ کر کے تحریک کا آغاز کیا جائے گا' شہر کی تمام مساجد میں اور رکشہ پر اسپیکر باندھ کر شہر میں اگلے روز کی ہڑتال اور جلسہ عام کا اعلان کرایا گیا' رات عشاء کے قریب ان امور سے فارغ ہوکر گھر آیا تو آغا شورش

کاشمیری مرحوم نے ٹیلیفون کیا کہ آپ لوگ کل کیا کر رہے ہیں؟ میں نے ساری تفصیلات بتائیں' آغا مرحوم نے فرمایا کہ کل کے جلسہ عام میں قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کا اعلان کریں' (قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ ان کی موت ہے' لہٰذا بحیثیت مسلمان ہم سب پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم قادیانی مصنوعات مثلاً شیزان' شاہ تاج' او سی ایس وغیرہ کا بائیکاٹ کریں' مرتب) تاکہ عوام کا غصہ حکومت کی بجائے قادیانیت کی طرف ہو' اس لئے کہ پچھلی تحریک میں قادیانیوں نے ہمارا تصادم حکومت سے کرادیا تھا' اب تصادم بجائے حکومت کے قادیانیوں سے رہے تاکہ پُرامن تحریک جاری رکھ سکیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے سربراہ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ ان دنوں سوات کے سفر پر تھے' حضرت مولانا محمد شریف جالندھری نے ملتان سے فون کیا تو اس پر سردار میر عالم خان لغاری جو حضرت بنوری کے پرائیویٹ سیکریٹری تھے نے حضرت بنوری کو ان حالات سے آگاہ کرنے کے لئے راولپنڈی جامعہ فرقانیہ کے مدیر مولانا عبدالحکیم صاحب سے رابطہ کیا اور ساری صورت حال ان کے گوش گزار کی' تفصیلات کا علم ہونے پر مولانا عبدالحکیم نے جامعہ فرقانیہ کے ناظم قاری محمد زرین مدظلہ کی ڈیوٹی لگائی اور حضرت بنوریؒ تک تمام معاملہ پہنچانے کے لئے انہیں سوات روانہ کیا' چنانچہ حضرت قاری مدظلہ حضرت بنوریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ساری تفصیل حضرت مولانا فضل محمد کے ذریعہ حضرت کی خدمت میں عرض کرائی' چنانچہ واقعہ کا علم ہوتے ہی واپسی کا ارادہ کرلیا' راولپنڈی پہنچ کر مولانا تاج محمودؒ سے فیصل آباد' مولانا محمد شریف جالندھریؒ سے ملتان' حضرت مولانا مفتی محمودؒ حضرت مولانا عبیداللہ انور' جناب نوابزادہ نصراللہ خان' آغا شورش کاشمیری کو فون پر ہدایات دیں اور آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے احیاء اور تشکیل کی ضرورت پر زور دیا' تمام حضرات نے ''حضرت'' سے درخواست کی کہ آنجناب چونکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر ہیں اور یہی جماعت ہی اس مسئلہ کی داعی ہے' چنانچہ آپ مجلس عمل کا اجلاس طلب فرمائیں' راولپنڈی میں حضرت مولانا غلام اللہ خان' مولانا عبدالحکیم' حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی اور دوسرے حضرات موجود تھے' اکوڑہ خٹک میں مولانا عبدالحق اور مٹہ کوٹ میں حضرت مولانا عزیز گل غرضیکہ جن حضرات کو حضرت بنوریؒ کے راولپنڈی آنے کا علم ہوا' رابطہ شروع ہوگیا' تحریک کو منظم کرنے' پروان چڑھانے اور نتیجہ خیز بنانے کے لئے کاوش شروع ہوگئی' مجاہدین سربکف ہوکر میدان میں اتر آئے' اہل اللہ نے اللہ رب العزت کے حضور سجدہ ریز ہوکر گڑگڑا کر رحمت خداوندی کو مدد کے لئے پکارا اور یوں اہل حق کا قادیانیت کے تعاقب میں ایک اور ''سفر'' شروع ہوا۔

☆☆..................☆☆

تاریخ کے نازک لمحات

۷/ستمبر کی شام کو پون صدی پر پھیلی ہوئی جدوجہد تاریخ ساز لمحوں میں سمٹ آئی' ان یادگار لمحات کا منظر جب وقت تاریخ کے سانچے میں ڈھل رہا تھا' ایسا ناقابل فراموش ہے' جسے ان اشخاص میں سے کوئی بھی نہ بھلا سکے گا جو کسی نہ کسی حیثیت سے قومی اسمبلی اور سینیٹ کے ایوان میں موجود تھا' ساڑھے چار بجے سے آٹھ بجے کے درمیان اوپر تلے قومی اسمبلی اور سینیٹ کے اجلاسوں نے آئین میں دو اہم ترامیم کے ذریعے منکرین ختم نبوت مرزائیوں کے دونوں گروہوں قادیانی اور لاہوری کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر تاریخ کے صفحات پر ایسے نقوش ثبت کردیے جن پر ہمیشہ فخر و اطمینان کا اظہار کیا جائے گا۔

ان تاریخی لمحات کا آغاز قومی اسمبلی کے اجلاس کے انعقاد سے ہوا' جب تلاوت کلام پاک کے بعد چار بج کر چالیس منٹ پر مرکزی وزیر قانون جناب عبدالحفیظ پیرزادہ نے آئین میں ترمیم کا بل پیش کیا' اس کے فوراً بعد انہوں نے اسمبلی کے بعض قواعد کو معطل کرنے کی دو تحریکیں پیش کیں' تاکہ ان ترامیم کو تیزی کے ساتھ مختلف مرحلوں سے گزارا جاسکے' ان دستوری ضروریات کو پورا کرنے' ترمیمی بل پڑھنے اور اسے ایوان کے سامنے پیش کرنے میں صرف تیرہ منٹ صرف ہوئے اور چار بج کر ترپن منٹ پر بل پہلے مرحلے سے گزر چکا تھا' ان تیرہ منٹوں میں ان متواتر اور مسلسل تالیوں کا وقت بھی شامل ہے جو بل پیش کرنے کے دوران بار بار بلند ہوتی رہیں' قومی اسمبلی کے تمام ارکان پر مشتمل خصوصی کمیٹی نے متفقہ طور پر جو بل پیش کیا تھا' اس کے مطابق دستور کی دفعہ ۱۰۶ میں دی گئی' اقلیتوں کی فہرست میں قادیانی گروہ اور لاہوری گروہ کو شامل کردیا گیا اور دفعہ ۲۶۰ میں ایک نئی شق کا اضافہ کردیا گیا' جس کے ذریعے ایسے ہر فرد کو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی مدعی نبوت کو پیغمبر یا مذہبی مصلح مانتا ہو وہ آئین یا قانون کے مقاصد کے ضمن میں مسلمان نہیں ہے' اس بل کو جب وزیر قانون پیش کر رہے تھے' تو فقرے فقرے پر اور بعض مرتبہ تو لفظ لفظ پر قومی اسمبلی کے اکثر ارکان جذبات سے بے قابو ہوکر ڈیسک اور کرسیاں بجا رہے تھے' جیسا کہ بعد میں جناب وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں کہا کہ درحقیقت ہم سب جذبات کے طوفان سے معرکہ آزما تھے۔☆☆

☆☆..................☆☆

فتنۂ قادیانیت کے خلاف

مسلمانوں کی عظیم فتح

مولانا نعیم امجد سلیمی

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اور بعثت نبوت ورسالت کے ساتھ باب نبوت کو بند فرمادیا۔ اسی لئے قرآن کریم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ''خاتم النبیین'' کا لقب عطا کیا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور آخری نبی (خاتم النبیین) ہیں۔''

آخری نبی (خاتم النبیین) کی تفسیر میں تاویل کی گنجائش کے امکان کے سدباب کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک عمارت تعمیر کی گئی مگر اس کی ایک اینٹ چھوڑ دی گئی' جو بھی اس عمارت کو دیکھتا ہے تو تعجب کرتا ہے کہ اس اینٹ کو کیوں چھوڑ دیا گیا؟ اگر اس اینٹ کو رکھ دیا جاتا تو اس عمارت کی تکمیل ہو جاتی' پس میں انبیاء کرام علیہم السلام کی اس عمارت کی آخری اینٹ ہوں۔''

ایک اور مرتبہ ارشاد فرمایا:

''میرے بعد تیس کذاب و دجال پیدا ہوں گے' جو یہ دعویٰ کریں گے کہ وہ نبی ہیں' لیکن میں آخری نبی ہوں' میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے کافی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد سلسلہ نبوت ختم ہو گیا۔ البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت میں آسمان سے نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے اور ان کا آنا ختم نبوت کے منافی نہیں ہوگا' کیونکہ ان کو نبوت ورسالت ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مل چکی ہے اور قرب قیامت میں ان کی تشریف آوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک امتی کی حیثیت سے ہوگی اور وہ امت محمدیہ کو ایک بڑے دشمن' مدعی الوہیت و نبوت کانے دجال سے نجات دلائیں گے اور اس کو قتل کر کے روئے زمین کو اس کے فتنہ و فساد سے پاک کریں گے اور امن پسند لوگوں کو اس کے ظلم و ستم کا شکار ہونے سے بچائیں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ ہی میں اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب دونوں نے جھوٹا دعویٰ نبوت کر دیا تھا اور اپنی جھوٹی نبوت کی تبلیغ بھی شروع کر دی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسود عنسی کے قتل کا حکم جاری فرمایا تھا اور حضرت فیروز دیلمیؓ کو اس کے قتل کی ذمہ داری سونپی تھی' چنانچہ انہوں نے اس کام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ ہی میں پورا فرمالیا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خلافت سنبھالنے کے بعد دیگر فتنوں کے ساتھ مسیلمہ کذاب اور دیگر جھوٹے مدعیان نبوت کے فتنہ کے استیصال کا فریضہ بھی انجام دیا۔

تیرھویں صدی ہجری میں برصغیر میں اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے انگریز نے ایک جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کو کھڑا کیا (جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود اپنے بارے میں اقرار کیا ہے کہ وہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے) انگریزوں نے اپنے دور حکومت میں اس فتنہ کی خوب آبیاری کی اس لئے اس فتنہ کو افزائش کے لئے ہموار میدان میسر آیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۹۱ء میں اپنے مسیح موعود ہونے اور ۱۹۰۱ء سے اپنے باقاعدہ نبی اور رسول ہونے کا اعلان کرنا شروع کر دیا۔ اپنی وفات تک وہ کسی نہ کسی انداز میں واضح طور پر اپنے آپ کو نبی کہتا

جو شخص نبوت کو اکتسابی کہتا ہے وہ زندیق ہے

''زرقانی'' میں ج:۶' نوع ثالث' مقصد سادس ص:۱۸۸ پر لکھا ہے:

''ابن حبان رحمہ اللہ کا قول ہے کہ جس شخص کا عقیدہ ہو کہ نبوت ''اکتسابی'' ہے (انسان اپنی کوشش و کاوش سے اس کو حاصل کر سکتا ہے' اس لئے) اس کا سلسلہ کبھی منقطع نہ ہوگا' یا یہ کہ ولی نبی سے افضل ہے' وہ شخص ''زندیق'' ہے' اس کو قتل کر دینا واجب ہے' اس لئے کہ وہ قرآن عظیم اور خاتم النبیین دونوں کی تکذیب کرتا ہے۔''

رہا۔ اس نے اسی پر اکتفا نہیں بلکہ دیگر انبیا کرام علیہم السلام کی توہین کا سلسلہ بھی شروع کر دیا، یہاں تک کہ نعوذ باللہ اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل قرار دینے لگا۔

یہاں مرزا غلام احمد قادیانی کے چند عقائد کو مختصراً درج کیا جاتا ہے، ورنہ اگر اس کے عقائد کو تفصیلی طور پر تحریر کیا جائے تو انسانیت بھی شرما جائے کہ اس شخص نے کس طرح انبیا کرام علیہم السلام کے دامن عصمت کو پارہ پارہ کیا اور خود اپنے آپ کو نعوذ باللہ محمد رسول اللہ قرار دینے لگا، بلکہ اس کے بعض پیروکار تو اس سے بھی آگے نکل گئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے:

☆...... ”محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم“ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔“ (ایک غلطی کا ازالہ ص۳، روحانی خزائن ص۲۰۷ جلد ۱۸)

☆...... ”خدا تعالیٰ کے نزدیک حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) کا وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود ہے۔“ (الفضل قادیان جلد ۳ شمارہ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۶/ستمبر ۱۹۱۵ء)

☆...... ”مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔“ (کلمۃ الفصل ص:۱۵۸)

> ”کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔“ (آئینہ صداقت، ص:۳۵)

☆...... ”حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) کا ذہنی ارتقاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تھا اور یہ جزوی فضیلت ہے جو حضرت مسیح موعود کو آنحضرت صلعم پر حاصل ہے۔“ (ریویو مئی ۱۹۲۹ء ص۲۶۶ اشاعت خیم مطبوعہ لاہور)

اسی کے ساتھ ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں نے ان لوگوں کو جنہوں نے اس کو نبی، رسول، مجدد، ملہم، محدث، مہدی یا مسیح موعود ماننے سے انکار کیا ان کو برملا کافر قرار دینا شروع کر دیا، بلکہ فحاشی و عریانی کے تمام ریکارڈ توڑتے ہوئے ایسے تمام افراد کو طوائفوں کی اولاد اور جنگلوں کے سور تک کہنا شروع کر دیا، ملاحظہ فرمایئے:

☆...... ”ہر ایک شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا، یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا اور یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔“ (کلمۃ الفصل ص:۱۱۰)

☆...... ”یہ میری کتابیں ہیں جن کو ہر مسلمان دوستی اور محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میری تصدیق کرتا ہے اور ان کتابوں میں، میں نے جو معرفت کی باتیں لکھی ہیں ان سے نفع اٹھاتا ہے مگر کنجریوں کی اولاد کہ نہیں مانتے“

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء ایک نظر میں:

☆......۲۲/مئی کو طلباء کے وفد کی ربوہ اسٹیشن پر قادیانیوں سے تو تکار ہوئی۔

☆......۲۹/مئی کو بدلہ لینے کے لئے قادیانیوں نے طلباء پر قاتلانہ وسفاکانہ حملہ کیا۔

☆......۳۰/مئی کو لاہور اور دیگر شہروں میں ہڑتال ہوئی۔

☆......۳۱/مئی کو سانحہ ربوہ کی تحقیقات کے لئے صمدانی ٹریبونل کا قیام عمل میں آیا۔

☆......۳/ جون کو مجلس عمل کا پہلا اجلاس راولپنڈی میں منعقد ہوا۔

☆......۹/ جون کو مجلس عمل کا کنوینر لاہور میں حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری کو مقرر کیا گیا۔

☆......۱۳/ جون کو وزیر اعظم نے نشری تقریر میں بجٹ کے بعد مسئلہ قومی اسمبلی کے سپرد کرنے کا اعلان کیا۔

☆......۱۴/ جون کو ملک گیر ہڑتال ہوئی۔

☆......۱۶/ جون کو مجلس عمل کا لائل پور میں اجلاس ہوا، جس میں حضرت بنوری کو امیر اور مولانا محمود احمد رضوی کو سیکریٹری منتخب کیا گیا۔

☆......۳۰/ جون کو قومی اسمبلی میں ایک متفقہ قرارداد پیش ہوئی، جس پر غور کے لئے پوری قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی میں تبدیل

(آئینہ کمالات اسلام' روحانی خزائن جلد ۵ ص ۵۴۷)

☆..... "دشمن ہمارے بیابانوں کے سور ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔"

(نجم الہدیٰ' روحانی خزائن جلد ۱۴ ص ۵۳)

مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد جب علمائے حرمین شریفین کو بھیجے گئے تو مکہ معظمہ کے رئیس القضاۃ شیخ عبداللہ بن حسن نے درج ذیل فتویٰ جاری کیا:

"مدعی نبوت کے کفر میں کوئی شبہ نہیں جو شخص قادیانی کے دعویٰ کی تصدیق کرے یا اس کی متابعت کرے وہ بھی مدعی نبوت کی طرح کافر ہے' اہل اسلام سے اس کا رشتہ نکاح و بیاہ صحیح نہیں۔"

اس صورتحال میں برصغیر کے معروف دینی ادارے دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث امام العصر حضرت علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ نے فتنہ قادیانیت کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں دیکھ کر پورے برصغیر کے نمائندہ علمائے کرام کا ایک اجلاس طلب کیا' جس میں پانچ سو علمائے کرام شریک ہوئے۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو امیر شریعت کا لقب دے کر ان کے ہاتھ پر نہ صرف خود بیعت فرمائی بلکہ اس وقت موجود تمام علمائے کرام کو بھی حکم دیا کہ وہ بھی بیعت کر کے قادیانیت کی تردید کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ واضح رہے کہ علمائے لدھیانہ پہلے ہی مدعی نبوت ہونے کی بناء پر مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کا فتویٰ دے چکے تھے' لیکن اس اجلاس کے بعد رد قادیانیت پر باقاعدہ کام کا آغاز ہوا۔

> مرزا بشیر الدین محمود لکھتا ہے: "ہر ایک شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے' مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا' یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا اور یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔" (کلمۃ الفصل ص:۱۱۰)

یہ واقعہ برصغیر میں تحریک تحفظ ختم نبوت کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ثابت ہوا۔ انگریزوں نے ہر جگہ ان مجاہدین تحفظ ختم نبوت کی تقریروں اور جلسوں پر پابندیاں عائد کیں حتیٰ کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کے قادیان میں سالانہ جلسہ کے مقابلے میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے قادیان میں جلسہ کی اجازت طلب کی تو انگریز حکومت نے انہیں اس کی اجازت نہیں دی بلکہ قادیان سے ایک میل دور جلسے کی اجازت ملی اور اس جلسے میں تقریر کرنے کی پاداش میں امیر شریعت کو جیل میں بند کر کے مقدمہ چلایا گیا۔

قادیان میں دفتر ختم نبوت کھولنے کی کوشش کی گئی تو کارکنان ختم نبوت کو قتل کرنے کی کوشش کی گئی' دفتر ختم نبوت کو جلا دیا گیا۔ یہ صورت حال چلتی رہی مگر علمائے کرام اپنے مشن پر قائم و دائم رہے ادھر مرزا بشیر الدین محمود نے کشمیر کمیٹی میں تحریک پاکستان کے خلاف کام کیا اور قادیانیوں کو حکم دیا کہ اپنے نام مسلمانوں کی فہرست میں شامل نہ کرائیں' انہی خطرات کو محسوس کر کے علامہ اقبالؒ نے کشمیر کمیٹی سے علیحدگی اختیار کر لی۔

غرض اسلام' تحریک پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف قادیانیوں کی مہم تیز سے تیز تر ہوتی گئی'

کر دیا گیا۔

☆..... ۲۴/ جولائی کو وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ جو قومی اسمبلی کا فیصلہ ہوگا' ہمیں منظور ہوگا۔

☆..... ۳/ اگست کو صمدانی ٹریبونل نے تحقیقات مکمل کر لیں۔

☆..... ۵/ اگست سے ۲۳/ اگست تک وقفوں سے مکمل گیارہ روز مرزا ناصر پر قومی اسمبلی میں جرح کی گئی۔

☆..... ۲۰/ اگست کو صمدانی ٹریبونل نے اپنی رپورٹ سانحہ ربوہ سے متعلق وزیر اعلیٰ کو پیش کی۔

☆..... ۲۲/ اگست کو رپورٹ وزیر اعظم کو پیش کی گئی۔

☆..... ۲۴/ اگست کو وزیر اعظم نے فیصلہ کے لئے ۷/ ستمبر کی تاریخ مقرر کی۔

☆..... ۲۷' ۲۸/ اگست کو لاہوری گروپ پر قومی اسمبلی میں جرح ہوئی۔

☆..... یکم ستمبر کو لاہور شاہی مسجد میں ملک گیر ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔

☆..... ۵'۶/ ستمبر کو اٹارنی جنرل نے قومی اسمبلی میں عمومی بحث کی اور مرزائیوں پر جرح کا خلاصہ پیش کیا۔

☆..... ۶/ ستمبر کو مجلس عمل کی راولپنڈی میں ختم نبوت کانفرنس' وزیر اعظم سے ملاقات اور فیصلہ۔

☆..... ۷/ ستمبر کو قومی اسمبلی نے فیصلہ کا اعلان کیا کہ مرزا قادیانی کے ماننے والے ہر دو گروپ غیر مسلم ہیں' خس کم جہاں پاک۔

☆☆..................☆☆

لیکن علمائے کرام نے ہر جگہ اسے ناکام کیا۔ مرزا بشیر الدین محمود نے واضح طور پر لکھا ہے:

"ہم نے یہ بات پہلے بھی کئی بار کہی کہ ہمارے نزدیک تقسیم (پاکستان بننا) اصولی طور پر غلط ہے۔"

(الفضل ۱۲/اپریل ۱۹۴۸ء)

قیام پاکستان کے بعد خیال یہ تھا کہ پاکستان چونکہ اسلام کے نام پر قائم ہوا ہے' اس لئے یہاں پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے گا' مگر پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ کے طور پر سر ظفر اللہ خان قادیانی کی نامزدگی کی وجہ سے معاملہ بگڑ گیا اور بجائے اس کے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جاتا' ان کو کافر کہنا ممنوع قرار پایا' اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے ساتھیوں کو کانگریسی کہہ کر سزائیں دی جانے لگیں۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے خواجہ ناظم الدین' سردار عبدالرب نشتر اور قائد ملت لیاقت علی خان وغیرہ سے ملاقاتیں کیں' مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ اس دوران مرزا بشیر الدین محمود قادیانی کی جانب سے بعض بیانات میں اکھنڈ بھارت کی باتیں آنے لگیں اور خوشخبریاں دی جانے لگیں کہ جلد ہی قادیان ان کو دوبارہ مل جائے گا۔ ادھر مرزا بشیر الدین قادیانی نے ایم ایم احمد کی معرفت چناب نگر (ربوہ) میں ایک زمین لے کر قادیانی اسٹیٹ بنادی اور قادیانیوں کو حکم دیا کہ وہ اپنی عسکری تنظیم بنائیں۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ حکومت پر قبضہ کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ دوسری طرف سر ظفر اللہ خان قادیانی نے سفارت خانوں کے ذریعے قادیانیت کی تبلیغ شروع کردی اور اسلامی ممالک سے رشتہ منقطع کرنا شروع کردیا۔ مصر اور سوڈان کے تنازعہ میں اسلامی ممالک کا ساتھ نہیں دیا' جس کی وجہ سے اسلامی ممالک پاکستان کے بجائے ہندوستان کے قریب ہوگئے۔ اسی دوران ظفر اللہ خان کو بشیر الدین نے حکم دیا کہ وہ بلوچستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کے لئے کام کرے۔

اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ظفر اللہ نے بلوچستان کا دورہ کیا اور خان قلات سے ملاقات کی اور اپنا مدعا بیان کیا' لیکن خان قلات سے پہلی ملاقات ہی ناکام ثابت ہوئی' جب بلوچستان میں پہلے ہی مرحلے پر ظفر اللہ کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا تو یہ منصوبہ چھوڑ کر پاکستان میں قادیانیت کی جڑیں مضبوط کرنے کی کوششیں شروع کی گئیں۔ ۱۹۵۲ء میں دو واقعات ایسے ہوئے جس کی وجہ سے قادیانیوں کے خلاف تحریک شروع ہوئی۔

(۱) خواجہ ناظم الدین نے ملک کے آئین کے لئے بنیادی اصولوں کی ایک رپورٹ تیار کی' جس میں اقلیتوں میں قادیانیوں کا اندراج نہیں کیا۔

(۲) مرزا بشیر الدین نے اعلان کیا:

"۱۹۵۲ء گزرنے سے پہلے پہلے حکومت قائم ہوگی اور تمہارے مخالفین عطاء اللہ شاہ بخاری' احتشام الحق تھانوی' مفتی محمد شفیع' ابوالاعلیٰ مودودی سے بدلہ لیا جائے گا۔"

اس دوران مرزا بشیر الدین کی ہدایت پر قادیانیوں نے سیرت کانفرنس کے عنوان سے جلسے شروع کردیئے۔ لائلپور اور سیالکوٹ میں مسلمانوں نے ان جلسوں کو کامیاب ہونے نہیں دیا' اگرچہ اس سلسلے میں مجلس احرار اسلام کے ان رضاکاروں کو جیل جانا پڑا اور مقدمات بھگتنے پڑے۔ اس کے بعد کراچی کے جہانگیر پارک میں ۱۷/مئی ۱۹۵۲ء کو قادیانیوں نے جلسہ کا اعلان کیا اور وزیر خارجہ کی حیثیت سے خطاب کے لئے ظفر اللہ کا نام دیا۔ ظفر اللہ کی وجہ سے پوری حکومتی مشینری حرکت میں آگئی۔ غیر ملکی سفیروں کو مدعو کیا گیا۔ پولیس سے رضاکاروں کا کام لیا گیا۔ ظفر اللہ کی تقریر کا عنوان "زندہ اسلام" تجویز کیا گیا' بڑے بڑے اشتہارات چسپاں کئے گئے' ان اشتہاروں سے کراچی میں اشتعال پھیل گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا لال حسین اختر جلسہ گاہ پہنچ گئے۔ جلسہ شروع کرنے کے لئے تلاوت کی گئی تو قادیانی قاری نے آیت غلط پڑھی' جس پر مولانا لال حسین اختر نے اسے ٹوکا۔ قادیانیوں نے حملہ شروع کردیا اور مولانا لال حسین اختر پر پل پڑے۔ مسلمان بچانے کے لئے آگئے' جلسہ ہنگامے کی نذر ہوگیا' فوری طور پر قادیانیوں نے اعلان کیا کہ کل اسی جگہ جلسہ ہوگا اور اگر کسی نے گڑبڑ کی تو اسے گولیوں سے بھون دیا جائے گا' مولانا لال حسین اختر نے بھی جلسے کا اعلان کردیا۔ وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین کو ٹیلیگرام دیئے گئے' مگر قادیانیوں کا جلسہ منسوخ نہ ہوا' ٹیلیگراموں کی وجہ سے خواجہ ناظم الدین نے نشتر صاحب کی موجودگی میں سر ظفر اللہ کو قادیانیوں کے جلسے میں شرکت سے روکنے کی کوشش کی' مگر اس نے کہا کہ وزارت سے تو استعفیٰ دے سکتا ہوں جلسہ میں شرکت سے نہیں رک سکتا۔ بہرحال سر ظفر اللہ قادیانی جلسہ کے لئے گیا' مگر مسلمانوں کی مداخلت کی وجہ سے تقریر نہ کرسکا۔ اخبارات میں وہ تقریر شائع ہوئی جس میں اس نے قادیانیت کو زندہ اسلام اور نعوذ باللہ اسلام کو مردہ اسلام قرار دیا' پورے پاکستان کے مسلمانوں میں اضطراب پھیل گیا' مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا لال حسین اختر کی کوششوں سے ۲/جون ۱۹۵۲ء کو آل پارٹیز کانفرنس کا اہتمام کیا گیا' جس کی صدارت مولانا سید سلیمان ندویؒ نے کی۔ اس کانفرنس میں مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے' ظفر اللہ قادیانی کو وزارت خارجہ سے الگ کیا جائے اور کلیدی آسامیوں سے قادیانی افسران کو علیحدہ کیا جائے' اس اجلاس میں آل مسلم پارٹیز کنونشن طلب کرنے کا فیصلہ کیا گیا' جس کے انتظامات کے لئے

علمائے کرام کا بورڈ تشکیل دیا گیا' اس کنونشن میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کے لئے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت قائم کی گئی اور مولانا ابوالحسنات کو اس کا صدر مقرر کیا گیا۔ مجلس عمل میں تمام مذہبی اور سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کو شریک کیا گیا' اس کے تحت بڑے بڑے جلسوں میں مندرجہ بالا مطالبات کی منظوری کا مطالبہ کیا گیا۔ حکومت نے اس تحریک کو کچلنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری' مولانا ابوالحسنات' پروفیسر مودودی' مولانا عبدالستار نیازی' مولانا سید جماعت علی شاہ' قاضی احسان احمد شجاع آبادی' مولانا محمد علی جالندھری رحمہم اللہ تعالیٰ سمیت ایک لاکھ کے قریب جاں نثاران ختم نبوت گرفتار ہوئے۔ لاہور میں جزوی مارشل لاء لگا کر جنرل اعظم نے کھلے عام گولی چلوائی۔ دس ہزار سے زائد نوجوانوں' بوڑھوں' بچوں نے جان کا نذرانہ پیش کیا۔

قائدین کی گرفتاری اور زبردست ظلم کے بعد تحریک مدہم پڑ گئی اور مجلس عمل لوگوں کی رہائی میں لگ گئی۔ بہرحال اس تحریک کے نتیجہ میں ظفر اللہ قادیانی کو وزارت سے سبکدوش کر دیا گیا۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا گیا' البتہ پورے پاکستان کے مسلمانوں کے ذہن میں قادیانیت کی حقیقت واضح ہوگئی۔ اس تحریک کے دوران مجلس احرار اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام دفاتر سیل کر دیئے گئے اور سارا ریکارڈ ضبط کر لیا گیا۔

تمام کارکنوں کی رہائی کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت کی دوبارہ تشکیل نو ہوئی اور از سر نو تبلیغی انداز سے کام شروع کیا گیا' ایک ایک گاؤں جا کر مسلمانوں کو عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت سے آگاہ کیا گیا۔ ۱۹۵۳ء تحریک کی انکوائری کے لئے منیر انکوائری کمیشن بھی قائم کیا گیا تھا' مگر اس کی رپورٹ شائع نہیں کی گئی۔ بہرحال یہ سلسلہ چلتا رہا۔ علماء کرام ہر حکومت سے مطالبہ کرتے رہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے مگر کسی حکومت نے اس مطالبہ کو قبول کرنے کے معاملہ کو سنجیدگی سے نہیں لیا۔ حالانکہ گزشتہ ۹۰ سال سے متفقہ طور پر تمام مسالک کے علمائے کرام اس مطالبہ کو منظور کرانے کے لئے تحریک چلا رہے تھے اور سب سے زیادہ قربانیاں بھی اس سلسلے میں دی گئی تھیں۔

۱۹۷۳ء اس اعتبار سے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بہترین سال تھا کہ رابطہ عالم اسلامی کے تحت ایک کانفرنس میں قادیانیوں کے عقائد پر بحث کے بعد متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ چونکہ قادیانی کافر ہیں' اس لئے تمام ممالک اسلامیہ ان کے ساتھ غیر مسلموں والا معاملہ کریں' ان کے ساتھ عدم تعاون کا معاملہ کریں اور ان کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کریں۔

۲۹/اپریل ۱۹۷۳ء کو آزاد کشمیر اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد منظور کی۔

مئی ۱۹۷۴ء میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اور

مساجد کے لئے
خاص رعایت
جبار کارپٹس
ڈیلرز:
مون لائٹ کارپٹ
نیر کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹیک کارپٹ
پتہ:
این آر ایونیو' نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری' ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail :jabbarcarpet@cyber.net.pk

مولانا عبدالحکیم ممبران اسمبلی جمعیت علمائے اسلام نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی درخواست اسمبلی میں جمع کرائی جو ۲۲/مئی کو اسپیکر نے یہ کہہ کر مسترد کردی کہ یہ قرارداد قواعد وضوابط پر پوری نہیں اترتی۔ اس وقت قومی اسمبلی میں مولانا مفتی محمودؒ مولانا شاہ احمد نورانی' مولانا معین الدین لکھنوی' نوابزادہ نصراللہ خان' ولی خان' مولانا عبدالحق' مولانا غلام غوث ہزاروی' مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری' پروفیسر غفور اور دیگر بڑے بڑے سیاسی رہنما موجود تھے۔

۲۲/مئی ۱۹۷۴ء کو نشتر میڈیکل کالج کے طلباء کا ایک گروپ سیاحت کے لئے پشاور بذریعہ چناب ایکسپریس روانہ ہوا۔ چناب نگر (ربوہ) ریلوے اسٹیشن پر قادیانیوں نے ان کو اپنا لٹریچر دینا چاہا تو ان طلباءؓ نے ان کو اس سے روک دیا' جس کی وجہ سے دونوں کے درمیان تصادم ہوتے ہوتے رہ گیا۔ قادیانیوں نے فیصلہ کیا کہ ان طلبا کو مزہ چکھایا جائے۔ ۲۹/مئی ۱۹۷۴ء کو یہ طلباءؓ اسی راستے سے واپس ہوئے تو قادیانیوں کی مسلح الفرقان فورس کے ایک ہزار افراد مرزا طاہر کی قیادت میں لاٹھیوں' ہاکیوں اور سریوں سے لیس چناب نگر (ربوہ) کے پلیٹ فارم پر موجود تھے۔ ریل رکتے ہی وہ ان بوگیوں پر جن میں طلباءؓ سوار تھے ٹوٹ پڑے اور ایک ایک طالب علم کو اتنا مارا کہ وہ سارے ادھ موئے ہوگئے۔ پولیس بچانے کے بجائے ان کو مزید اکساتی رہی' ریلوے کے عملہ نے ان قادیانیوں کے ساتھ اتنا تعاون کیا کہ دومنٹ کے بجائے آدھ گھنٹے تک گاڑی کو اسٹیشن پر روکے رکھا' جیسے ہی اس اندوہناک سانحہ کی اطلاع فیصل آباد پہنچی تو مولانا تاج محمود' حکیم اشرف' صاحبزادہ افتخارالحسن' مولانا اللہ وسایا' مولانا صمدانی' مفتی زین العابدین' اور دیگر عمائدین شہر موقع پر پہنچ گئے اور فوری طور پر ان طلباءؓ کو طبی امداد فراہم کی گئی' اس موقع پر مولانا تاج محمود نے ہڑتال کا اعلان کیا دوسرے دن پورے شہر میں ہڑتال ہوگئی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ بیماری کی وجہ سے سوات میں تھے' فوری طور پر ان کو مطلع کیا گیا' انہوں نے آتے ہی مولانا مفتی محمود کی مشاورت سے مجلس عمل کی تشکیل کا اعلان کیا اور تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں پر مشتمل مجلس عمل تحفظ ختم نبوت قائم ہوئی۔ مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ اس کے صدر اور رفیق باجوہ جنرل سیکریٹری منتخب ہوئے۔

اس وقت ذوالفقار علی بھٹو مرحوم وزیراعظم اور عبدالحفیظ پیرزادہ وزیر تعلیم تھے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب حنیف رامے نے بدترین قادیانیت نوازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس تحریک کو کچلنے کی کوشش کی مگر پوری قوم سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنی ہوئی تھی' پورے ملک میں ہڑتالوں اور مظاہروں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔

۱۴/جون کو ملک بھر میں پہیہ جام ہڑتال ہوئی' ۹/جون کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا اجلاس ہوا' جس میں ۱۸ مذہبی وسیاسی جماعتیں شریک ہوئیں۔ مجلس عمل کے اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد پیش کی جائے۔ حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے ۳۶ ارکان کی جانب سے قائد حزب اختلاف مفتی محمود کی ہدایت پر مولانا شاہ احمد نورانی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد ۳۰/جون ۱۹۷۴ء کو اسمبلی میں پیش کی' پہلے بھٹو حکومت نے اس کو ٹالنے کی کوشش کی' مگر حزب اختلاف کے دباؤ اور عوامی ردعمل کے خوف سے اس کو منظور کرنے کا عندیہ دیا اور بحث کے لئے منظور کرکے قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی کا درجہ دیا اور مسلسل اجلاس کا فیصلہ کیا۔

حزب اختلاف کی طرف سے مفتی محمود' مولانا ظفر احمد انصاری' مولانا شاہ احمد نورانی اور دیگر ارکان نے اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار کی وساطت سے مرزا ناصر احمد اور صدرالدین پر جرح کی۔ مرزا ناصر نے قومی اسمبلی میں واضح طور پر اعلان کیا کہ جو لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کو نہیں مانتے وہ مسلمان نہیں۔ جس سے سب پر واضح ہوگیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا اور اس کے نزدیک ایک ارب مسلمان جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی کو نہیں مانتے وہ مسلمان نہیں بلکہ کنجریوں کی اولاد اور جنگل کے سور ہیں۔

اس صورتحال کی وجہ سے تمام ممبران اسمبلی جو پیپلز پارٹی سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے فیصلہ کیا کہ اس قرارداد کے حق میں ووٹ دیں گے۔ بالآخر وزیر اعظم بھٹو نے اعلان کیا کہ ۷/ستمبر کو اس قرارداد کا فیصلہ کردیا جائے گا۔ آخرکار ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا ترمیمی بل وفاقی وزیر عبدالحفیظ پیرزادہ نے پیش کیا' جس کو متفقہ طور پر منظور کرلیا گیا اور مسلمانوں کی ۹۰ سالہ جدوجہد کا ثمرہ ظاہر ہوا اور قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔

آج اس عظیم دن کے موقع پر ہم قائدین ختم نبوت خصوصاً امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ مولانا محمد علی جالندھریؒ مولانا محمد حیاتؒ مولانا لال حسین اخترؒ مولانا محمد یوسف بنوریؒ مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ شہید ناموس رسالت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ مولانا محمد شریف جالندھریؒ اور شہدائے ختم نبوت کی روح پرفتوح کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں کہ ان کی مساعی جمیلہ کی بدولت آج کے دن قادیانی پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ یہ دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہم ان اکابر اور شہداء کی اقتداء میں ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے ہر لحظ اور ہر لحہ تیار اور سربکف رہیں۔

☆☆..........☆☆

استقبالِ رمضان

رحمتوں اور برکتوں والے مہینہ کی آمد آمد

مولانا مفتی حبیب الرحمٰن لدھیانوی

حمد و صلوٰۃ کے بعد استقبال رمضان کے بارے میں چند معروضات قرآن و حدیث کی روشنی میں پیش کرنے سے قبل ایک تمہیدی بات عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں' شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت للعالمین ذات نے مسلمانوں کے لئے ہر باب میں جس قدر فضائل اور ترغیبات ارشاد فرمائی ہیں' ان کا اصل شکریہ اور قدردانی تو یہ ہوتی کہ ہم ان پر مرمٹتے مگر ہماری کوتاہیاں اور دینی بے رغبتی اس قدر روز افزوں ہیں کہ ان پر عمل تو درکنار' ان کی طرف التفات اور توجہ بھی نہیں رہی' حتیٰ کہ لوگوں کو ان کا علم بھی بہت کم ہوگیا ہے۔

چنانچہ فضائل رمضان کے سلسلہ میں جو ارشادات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائے ہیں' اگر رمضان المبارک سے قبل ان کا استحضار کرلیا جائے تو اللہ کی رحمت سے کیا بعید کہ اپنے محبوب کے کلام کی برکت سے ہم لوگوں کو مبارک مہینہ کی کچھ قدر اور اس کی برکات کی طرف کچھ توجہ ہوجائے' نیک اعمال کی زیادتی اور بداعمالیوں کی کمی کا ذریعہ بن جائے۔

رمضان المبارک کا مہینہ مسلمانوں کے لئے حق تعالیٰ شانہ کا بہت بڑا انعام ہے' مگر جب ہی کہ اس انعام کی قدر بھی کی جائے ورنہ ہم جیسے محروموں کے لئے ایک رمضان نہیں کئی رمضان بھی گزر جائیں تو کوئی فائدہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان نیک اور بابرکت لمحات کی قدردانی نصیب فرمائے۔

ایک حدیث میں ہے کہ اگر لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ رمضان کیا چیز ہے تو میری امت یہ تمنا کرے کہ سارا سال رمضان ہی ہوجائے۔ ہر شخص سمجھتا ہے کہ پورا سال روزے رکھنا ایک مشکل کام ہے لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ لوگ اس کی تمنا کرنے لگیں۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ رمضان المبارک کے روزے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنا دل کے کھوٹ اور وساوس کو دور کرتا ہے' آخر کوئی بات تو ہے کہ صحابہ کرامؓ رمضان المبارک کے مہینے میں جہاد کے سفر میں باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بار بار افطار (روزہ نہ رکھنے) کی اجازت کے روزہ کا اہتمام فرماتے حتیٰ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکماً منع فرمانا پڑا' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی بہت سی احادیث اور سینکڑوں روایات مختلف انواع کے فضائل نقل کئے گئے ہیں' جن کا احاطہ خارج از امکان ہے۔

رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک معزز اور بابرکت (مہینہ) مہمان ہے' جو ہمارے لئے بہت سی برکتیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں۔ لے کر آتا ہے' چنانچہ دنیا کا قاعدہ ہے کہ مہمان جس قدر معزز اور گراں قدر ہوتا ہے' اسی قدر اس کی آمد کی تیاریاں کی جاتی ہیں اور اسی قدر اس کی شایان شان اس کا استقبال کیا جاتا ہے' تمام تر کوششوں اور کاوشوں کے باوجود ڈر اور خدشہ لگا رہتا ہے کہ کہیں مہمان کے استقبال میں کمی واقع نہ ہوجائے اور مہمان بجائے خوش ہونے کے ناراض ہوکر نہ چلا جائے کہ میرے شایان شان استقبال اور انتظام نہیں کیا' خصوصاً اس مہمان کے لئے زیادہ اہتمام کیا جاتا ہے' جس کے انتظار میں ایک عرصہ دراز گزر چکا ہوتا ہے' اس کی آمد کی آرزو اور تمنا شدت سے ہوتی ہے' بالخصوص جب وہ بہت سے تحائف بھی لے کر آئے۔

رمضان المبارک کے مہینے کی شان اور عظمت کا اندازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے لگایا جاسکتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی رجب کا چاند دیکھتے تو یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

"اللھم بارک لنا فی رجب
و شعبان وبلغنا الی رمضان۔"

ترجمہ: "اے! اللہ ہمارے لئے
رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما اور
ہمیں رمضان المبارک تک پہنچا"

سبحان اللہ! ہمارے آقا اور سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کی کیا شان و شوکت ذکر فرمائی کہ سیّد الانبیاء بذات خود رمضان المبارک کی بابرکت گھڑیوں کا انتظار دو ماہ قبل ہی فرمارہے ہیں' اور حق تعالیٰ شانہ کے حضور دعا گو

ہوتے ہیں کہ: اے میرے مولا! میری عمر میں اتنی برکت پیدا فرما کہ میں دو ماہ کی گھاٹی کو صحیح سلامت عبور کر کے اپنے محبوب اور مطلوب (ماہِ رمضان) مہمان تک پہنچ سکوں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسی ذات بابرکات اس معزز مہمان سے ملاقات کی تمنا کیوں نہ فرماتی جس مہمان (رمضان المبارک) کا تذکرہ خود حق تعالیٰ شانہ اپنے کلام میں فرماتے ہیں:

"شھر رمضان الذی انزل فیه القرآن هدی للناس وبینات من الهدی والفرقان فمن شهد منکم الشهر فلیصمه۔" (البقرہ:۱۸۵)

انشاء اللہ چند روز کے بعد یہ مہینہ رمضان المبارک شروع ہونے والا ہے' اور کون مسلمان ایسا ہوگا جو اس مہینہ کی عظمت و برکت سے واقف نہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے یہ مہینہ اپنی عبادت کے لئے بنایا ہے اور نہ معلوم کیا کیا نعمتیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر اس مہینے میں نازل فرمائی ہیں' ہم اور آپ ان نعمتوں اور رحمت کا تصور بھی نہیں کر سکتے' چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے استقبال رمضان کے بارے میں بالخصوص خطبہ ارشاد فرما کر ان مبارک لمحات سے مستفید ہونے کی ترغیب دی اور توجہ مبذول فرمائی:

حضرت سلمان فارسیؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کی آخر تاریخ میں ہم لوگوں کو وعظ فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آرہا ہے' جو بہت بڑا مہینہ ہے اس میں ایک رات ہے (شب قدر) جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے' اللہ تعالیٰ نے اس کے روزہ کو فرض فرمایا اور اس کی رات کے قیام (یعنی تراویح) کو ثواب کی چیز بنایا ہے' جو شخص اس مہینہ میں فرض کو ادا کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرے' یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے' اور یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غم خواری کرنے کا ہے' اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے' جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اس کے لئے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا' اور روزہ دار کی مانند اس کو ثواب ہوگا' مگر اس روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم نہ کیا جائے گا' صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے تو آپؐ نے فرمایا کہ (پیٹ بھر کر کھلانے پر موقوف نہیں) یہ ثواب تو اللہ جل شانہ ایک کھجور سے کوئی افطار کرا دے یا ایک گھونٹ پانی پلا دے یا ایک گھونٹ لسی پلا دے اس پر بھی مرحمت فرما دیتے ہیں' یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ اللہ کی رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت ہے' اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے' جو شخص ہلکا کر دے اپنے غلام و خادم کے بوجھ کو حق تعالیٰ شانہ اس کی مغفرت فرماتے ہیں' اور چار چیزوں کی اس میں کثرت رکھا کرو' جن میں سے دو چیزیں اللہ کی رضا کے واسطے اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے تمہیں چارہ کار نہیں' پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کی طلب کرو اور جہنم سے پناہ مانگو' جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے حق تعالیٰ (قیامت کے دن) میرے حوض سے اس کو ایسا پانی پلائیں گے جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔ (مشکوٰۃ ص:۱۷۳)

رمضان المبارک میں جو شخص اپنے خادم اور ماتحت کا کام ہلکا کر دے' اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرما دیتے ہیں

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہٗ نے اس حدیث کے فوائد میں چند امور کو ذکر فرمایا ہے اول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام کہ شعبان کی اخیر تاریخ میں خاص طور پر اس کا وعظ فرمایا اور لوگوں کو تنبیہ فرمائی تاکہ رمضان المبارک کا ایک سیکنڈ بھی غفلت سے نہ گزر جائے' پھر اس وعظ میں تمام مہینے کی فضیلت بیان فرمانے کے بعد چند اہم امور کی طرف خاص طور پر متوجہ فرمایا ہے' جن کو اجمالاً ذکر کیا جاتا ہے:

۱: شب قدر کی اہمیت و عظمت' ۲: روزے کی فرضیت' ۳: رات کے قیام (تراویح) کی سنت' ۴: عبادت کے اعتبار سے فرض کا درجہ ستر گنا ہو جاتا ہے' ۵: یہ مہینہ صبر کا ہے' جس کا بدلہ جنت ہے' ۶: لوگوں کے ساتھ غمخواری کا مہینہ ہے' ۷: اس مہینہ میں رزق کی وسعت ہوتی ہے' ۸: روزہ افطار کرانے کی فضیلت' ۹: اس مہینہ کا اول حصہ رحمت' درمیانی حصہ مغفرت اور آخری حصہ آگ سے آزادی کا ہے' ۱۰: اس مہینہ میں غلام اور ماتحتوں کے ساتھ خاص طور پر رحمت وشفقت کا معاملہ کرنے کی فضیلت' ۱۱: ماہِ رمضان میں چار چیزوں کی کثرت کا اہتمام کرنا: (کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت کرنا' جنت کی طلب اور آگ سے پناہ

مانگنا)"۱۴: جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے گا قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوضِ کوثر سے پانی پیئے گا' جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہ لگے گی۔

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ رمضان المبارک کی خصوصیت صرف یہ ہے کہ اس میں روزے رکھے جاتے ہیں اور رات کے وقت تراویح پڑھی جاتی ہے اور بس' اس کے علاوہ اور کوئی خصوصیت نہیں' اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ یہ دو عبادتیں اس مہینہ کی بڑی اہم عبادتیں ہیں لیکن بات صرف یہاں تک ختم نہیں ہوتی بلکہ حق تعالیٰ شانہ انسان کو اس سے بھی آگے مقصد کی طرف لے جانا چاہتا ہے:

"وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون"

ترجمہ:"جن اور انسان کو میں نے اس لئے پیدا کیا تاکہ وہ میری عبادت کریں۔"

انسان کو اشرف المخلوقات اور حق تعالیٰ شانہ کا خلیفہ ہونے کے ناطے سراپائے بندگی ہونا چاہئے' اللہ تعالیٰ کی عبدیت اور بندگی سے کوئی لمحہ خالی نہیں ہونا چاہئے' لیکن انسان تقاضائے بشریت کی بنا پر ست اور غافل ہو جاتا ہے اور اپنے فرضِ منصبی سے کوسوں دور چلا جاتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی جانتے تھے کہ جب یہ انسان دنیا کے کاروبار اور کام دھندوں میں لگے گا تو رفتہ رفتہ اس کے دل پر غفلت کے پردے پڑ جایا کریں گے اور دنیا کے کاروبار اور دھندوں میں کھو جائے گا' تو اس غفلت کو دور کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً کچھ اوقات مقرر فرما دیئے ہیں' ان میں سے ایک رمضان المبارک بھی ہے' اس لئے کہ سال کے گیارہ مہینے تو انسان تجارت میں' زراعت میں' مزدوری میں اور دنیا کے کاروبار اور دھندوں میں' کھانے کمانے اور چنے بولنے میں لگا رہتا ہے اور اس کے نتیجے میں دلوں پر غفلت کا پردہ پڑنے لگتا ہے' اس لئے ایک مہینہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے مقرر فرما دیا ہے کہ اس مہینے میں غفلت کے پردہ کو چاک کر کے اپنے قبلہ کو درست کر لے۔

اس مہینہ کو "رَمَضَان" (میم کے فتحہ کے ساتھ) کہتے ہیں" "رمضان" کے معنی ہیں جھلسا دینے والا اور جلا دینے والا' اس مہینے کا نام "رمضان" رکھنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس سال یہ مہینہ جھلسا دینے والی گرمی میں آیا تھا' اس لئے اس کا نام "رمضان" رکھ دیا گیا' مگر علماء کرام نے اس کا معنی و مطلب یہ لیا ہے کہ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اپنے فضل و کرم سے بندوں کے گناہوں کو جھلسا اور جلا دیتے ہیں' اس مقصد کے لئے یہ مہینہ مقرر فرمایا' گیارہ مہینے جو نافرمانی کی زندگی گزار کر اپنے دلوں کو گناہوں کی آلودگی اور گندگی سے سیاہ کیا ہے' جن گناہوں اور خطاؤں کا ارتکاب کیا ہے' ان کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر بخشوا لیا جائے' غفلت کے پردوں کو اٹھا کر زندگی کا ایک نیا دور شروع کیا جائے۔

جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے حق تعالیٰ شانہ (قیامت کے دن میرے حوض پر ایسا پانی پلائیں گے کہ جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔(مشکوٰۃ)

اسی لئے قرآن کریم نے فرمایا:

"یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔"
(البقرہ:۱۸۳)

رمضان المبارک دلوں میں تقویٰ اور پرہیزگاری پیدا کرنے کے لئے ہے' جیسے کسی مشین کو کچھ عرصہ استعمال کیا جائے تو اس کی سروس کروانی پڑتی ہے اور اس کی صفائی کروانی پڑتی ہے' اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کی سروس کے لئے یہ رمضان المبارک کا مہینہ مقرر فرمایا ہے تاکہ انسان اپنی ذات کی صفائی کر کے ایک نئی شکل زندگی کو دے سکے۔

اس مہینے کے استقبال کے لئے ایک بندۂ مومن کو چاہئے اپنے آپ کو اس مہینے میں دوسرے کاموں سے فارغ کرلے اس لئے کہ گیارہ مہینے تو اپنی من مرضی کی اور دوسرے کام اور دھندوں میں زندگی کے قیمتی لمحات صرف کئے کم از کم اکثر اوقات یا جتنا زیادہ سے زیادہ ہو سکے اللہ کی عبادت میں صرف کرے۔

اس مہینے کے استقبال کے لئے انسان کو چاہئے کہ اس مہینے کے شروع ہونے سے قبل ہی اپنے معاملات اور کاروبار کو سمیٹ لینے کے ساتھ ساتھ یکسوئی سے اپنی زندگی کا محاسبہ کرے کہ میں نے پورے سال میں کتنی اطاعت و فرمانبرداری کی ہے اور کتنی نافرمانی کی زندگی گزاری ہے؟ اس محاسبہ کے بعد درج ذیل امور کے بارے میں نظر ثانی کرے اور دل سے سچی توبہ کرے۔

۱:...... حق اللہ کے بارے میں جتنی بھی کوتاہیاں اور لغزشیں ہوئی ہیں یاد کر کے سچے دل سے توبہ و استغفار کرے اور آئندہ ان سے اجتناب کرنے کا مصمم ارادہ کرے۔

۲:...... حقوق العباد کے سلسلہ میں جو کوئی کوتاہی ہوئی ہو اس کا ازالہ کرے' کسی کا کوئی حق مارا ہو یا کسی کو کوئی اذیت یا تکلیف دی ہو اس کا ازالہ کرے۔

۳:...... تمام گناہ کبیرہ سے توبہ کرے' جیسے جھوٹ بولنا' غیبت اور چغلخوری کرنا' بہتان لگانا' تکبر اور گھمنڈ کرنا' ان تمام بیماریوں سے اپنی ذات کو صاف کرے۔

۴:..... اگر پورا سال حلال وحرام کی تمیز کیے بغیر گزارا ہو رشوت لی ہو یا سود کا کاروبار کرتا رہا ہو سٹّا کھیلتا رہا ہو یا کسی کی جائیداد پر ناجائز قبضہ کیا ہو ان تمام چیزوں کو توبہ دل سے خیر باد کہہ کر حلال روزی اور سچی زندگی گزارنے کا تہیہ کرے ورنہ روزہ رکھ کر اگر حلال وحرام کی تمیز کیے بغیر رمضان المبارک گزار دیا تو بہت بڑے نقصان اور خسارے کا سودا ثابت ہوگا، سوائے بھوک کے پیاسے رہنے کے کچھ حاصل نہ ہوگا اس لئے کہ حرام کی روزی سے عبادت قبول نہیں ہوتی۔

۵:..... پورا سال اگر فرض نمازیں نہیں پڑھیں تو استقبال رمضان میں باقاعدگی کے ساتھ نمازیں پڑھنا شروع کردے اگر قرآن مجید کی تلاوت کرنے کی پورا سال توفیق نہیں ہوئی تو تلاوت قرآن کریم کی پابندی شروع کردے نفلی نمازیں جیسے تہجد، اشراق اوابین وغیرہ پڑھنے کی پابندی کرے اور کچھ نہیں ہوسکتا کم از کم فرض نمازوں ہی کی پابندی شروع کردے۔

۶:..... کھانے پینے اور نفسانی خواہش کے روزے کے ساتھ ساتھ آنکھ، زبان، کان اور ہاتھ وغیرہ کے غلط استعمال سے بالکلیہ اجتناب اور پرہیز کرے ورنہ روزہ کی افادیت اور فضیلت سے محرومی ہوگی۔

رمضان کا پہلا عشرہ رحمت، دوسرا عشرہ مغفرت، اور تیسرا عشرہ جہنم سے گلوخلاصی کا ہے

۷:..... اپنے اندر تقویٰ اور پرہیزگاری پیدا کرنے کی سچی طلب پیدا کرے، تاکہ رمضان المبارک کا صحیح مقصد نصیب ہوجائے۔

۸:..... رمضان المبارک کو حق تعالیٰ شانہ کا انعام اور احسان گردانتے ہوئے دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننے کی سعی کیجئے ''لئن شکرتم لأزیدنکم'' کا استحضار کرتے ہوئے اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کی قدردانی کی جائے۔

الغرض استقبال رمضان میں اپنے جسم اور قلب کو ہر طرح کی غلاظت اور ناپاکی سے پاک کرکے اللہ تعالیٰ کے مہمان، ماہ رمضان کو خوش آمدید کہئے جس طرح کہ مہمان کی مہمان نوازی کے لئے گھر بار حتیٰ کہ گلی کوچوں کو بھی صاف کیا جاتا ہے اور بڑی گرم جوشی کے ساتھ استقبال کیا جاتا ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ راقم الحروف اور تمام امت مسلمہ کو رمضان المبارک کے شایان شان اس کا استقبال کرنے اور اپنے اندر تمام صفات خیر پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ وما توفیقی الا باللہ

وقائع سید احمد شہیدؒ

مجدد وقت، حضرت سید احمد شہیدؒ اپنے زمانہ میں ایک عبقری شخصیت تھے۔ حق تعالیٰ نے آپ کے وجود سے خیر و برکت، اصلاح وفلاح کے وہ چشمہ ہائے فیض جاری کئے جن سے ایک زمانہ سیراب ہوا۔ آپ نے اصلاح عقائد، توحید وسنت کی ترویج واشاعت، بدعت ورسوم کے قلع قمع کرنے، حرمین شریفین کی زیارت، حج بیت اللہ کے لئے برصغیر سے باضابطہ قافلہ کا اجراء، اور اس کی قیادت، اعلاء کلمۂ حق، جہاد کی مشروعیت، کفر کی بیخ کنی کے لئے ڈول ڈالا۔ قریہ قریہ، شہر شہر پھرے اور یوں بدر وحنین کا عملی نمونہ ونقشہ اہل واسلام کی نظروں میں گھومنے لگا۔

غرض سید احمد شہیدؒ قافلہ حق کے ایسے میر کارواں تھے کہ اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر جو کہا وہ کردکھایا۔ بالاکوٹ میں صدیوں پہلے عشق ووفاء کی داستان دھرائی، جام شہادت نوش کیا اور آنے والی نسلوں کے لئے عشق رسالت مآب ﷺ اور اشاعت کلمۂ حق کی بے مثال ولازوال داستان رقم کرگئے۔

آپ کی شہادت کے بعد ریاست ٹونک کے سعادت مند نواب محمد وزیر خان بہادرؒ نے آپ کے باقی ماندہ قافلہ اور آپ کے خاندان کے افراد کو ریاست ٹونک میں آباد کیا۔ آپ کے باقی ماندہ رفقاء کو جمع کرکے آپ کے حالات وواقعات جمع کرنے کا حکم فرمایا۔ واقعات جمع ہوئے تو خوش خط مخطوطہ کی پانچ جلدیں تیار ہوگئیں۔ جو حضرت سید احمد شہیدؒ کے حالات وواقعات پر مستند تاریخی مجموعہ ومستند مأخذ قرار پایا۔ آج تک حضرت سید احمد شہیدؒ پر جن جن حضرات نے کام کیا وہ مولانا ابوالحسن علی ندویؒ ہوں یا مولانا غلام رسول مہرؒ سب کے سامنے یہ مخطوطہ رہا۔ جو اصل مأخذ ومرجع تھا۔

خداوند کریم کی شان بے نیازی کہ اس مخطوطہ کو سامنے رکھ کر بیسیوں کتب لکھی اور شائع کی گئیں۔ لیکن یہ مخطوطہ آج تک شائع نہ ہوسکا۔ یہ کام قدرت نے مخدوم العلماء، حضرت اقدس سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم کے حصہ میں لکھا تھا۔ آپ نے اپنی علالت وبڑھاپے کے باوجود اس مخطوطہ کو حاصل کیا۔ اس کی فلمیں تیار کرائیں اور پچیس سو صفحات پر مشتمل عظیم وضخیم کتاب ''وقائع سید احمد شہیدؒ'' کے نام سے شائع کرکے نہ صرف اسلامیان برصغیر کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا بلکہ قافلہ اہل حق پر احسان عظیم فرمایا۔ ہر لائبریری میں یہ کتاب ہونی چاہئے قافلہ اہل حق کے ذمہ داران اسے پڑھیں اور اس کے فیوض وبرکات سے اپنے قلوب کو منور کریں۔ ویب سائٹ: www.nafeeslibrary.com سے آپ لوڈ (Upload) اور ڈاؤن لوڈ (Download) کی جاسکتی ہے۔ (فقیر! اللہ وسایا)

کتاب ملنے کا پتہ: سید احمد شہید اکیڈمی نفیس منزل 177/3 کریم پارک لاہور

آٹھویں قسط

پروفیسر یوسف سلیم چشتیؒ

مجدد کی شناخت

آپ نے علوم ظاہری و باطنی کا وہ چشمہ بہایا کہ ایک عالم سیراب ہوا' طالبانِ حق نے مختلف مسائل میں اپنی تسلیٔ خاطر کے لئے قلمی استفسارات آپ کی خدمت میں بھیجے' ان کے جوابات آج ہمارے سامنے مکتوبات کی شکل میں موجود ہیں' ان کو پڑھ کر ہر منصف مزاج آپ کی علمیت اور قابلیت کا معترف ہوجاتا ہے' ہر مکتوب حرزِ جاں بنانے کے قابل ہے۔

آپ نے کوئی دعویٰ ظلی یا بروزی نبوت کا نہیں کیا' صرف اسلام کی اصلی تصویر کو مسلمانوں اور غیر مسلموں کے سامنے پیش کیا اور یہی مجدد کا اصلی اور حقیقی منصب ہوجاتا ہے کہ وہ سنت کا احیاء اور بدعات کا قلع قمع کرے۔

آپ کے بعد بارہویں صدی ہجری میں حضرت شاہ ولی اللہؒ نے خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے اصلاح کا کام سرانجام دیا' شاہ صاحبؒ ۱۱۱۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۱۷۶ھ میں وفات پائی' علوم ظاہری و باطنی اپنے والد حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ سے حاصل کئے اور ''حجۃ اللہ البالغۃ'' ایسی لاجواب کتاب تصنیف کی جس کے آگے بقول علامہ شبلیؒ رازی اور غزالی رحمہم اللہ تعالیٰ کے کارنامے بھی ماند پڑ گئے' قرآن مجید کا فارسی ترجمہ کیا اور ساری عمر اشاعت توحید و سنت میں بسر کی' علوم دینیہ کے وہ چشمے جاری کئے جن سے سارا عالم اسلام سیراب ہوگیا' نہ نبوت کا دعویٰ کیا' نہ مسلمانوں کو کافر بنایا' نہ دین میں کوئی فتنہ برپا کیا۔

حضرت سید احمد رائے بریلویؒ ۱۲۰۱ھ میں پیدا ہوئے' عین عالم شباب میں حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی اور اولاً تحریر اور تقریر کے ذریعہ سے مسلمانوں میں مذہبی بیداری پیدا کی' اس کے بعد جب آپ نے دیکھا کہ ملک پنجاب میں شعائرِ اسلام کی اعلانیہ بے حرمتی ہورہی ہے اور طاغوتی قوتیں اسلام کے مٹانے پر تلی ہوئی ہیں' پنجاب کی مساجد بارود خانوں اور اصطبلوں کی شکل میں تبدیل ہورہی ہیں' قرآن مجید کی سیڑھیاں بنائی جارہی ہیں' خدا کا نام لینا یا اذان دینا جرم قرار دیا جارہا ہے' اذان دینا ایک طرف رہا مسلمان ہونا موجب ہلاکت ہورہا ہے' تو آپ نے سنت رسول اللہ ﷺ اور طریق خلفائے راشدینؓ پر عمل پیرا ہوکر علم جہاد بلند کیا اور ۱۲۴۶ھ میں بمقام بالاکوٹ جامِ شہادت نوش فرماکر اس دورِ پر آشوب میں اپنے خون سے اسلام کی حقانیت پر مہر تصدیق ثبت کردی۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

غدر ۱۸۵۷ء کے بعد قاسم العلوم مولانا محمد قاسم دیوبندیؒ نے اپنی باطل شکن تحریروں اور ایمان افروز تقریروں کے ذریعہ سے اسلام کی صداقت مسلمانوں اور غیر مسلموں دونوں پر آشکار کی اور دیوبند میں علوم اسلامیہ کا وہ سرچشمہ جاری کیا جس سے آج ایک عالم سیراب ہورہا ہے' اگر ان کی زندگی ان کے ہمعصروں کے لئے مشعل ہدایت تھی تو ان کے بعد ان کی تصانیف آج بیسویں صدی میں اپنوں اور غیروں کے لئے موجب ہدایت ہیں' غیر مسلموں کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت اس شان کے ساتھ ثابت فرمائی ہے کہ آج تک کسی شخص سے ان کی تصانیف کا جواب نہیں آیا' چونکہ یہ زمانہ فلسفہ اور حکمت کا زمانہ ہے' اس لئے قاسم العلوم نے اپنی تصانیف میں منطق اور الہیات کے وہ لطیف نکتے پیدا کئے ہیں کہ انسان کی

نوٹ: یہ پیشکش یکم شوال ۱۴۲۸ھ تک کیلئے ہے

علماء کرام کیلئے خصوصی پیشکش

علماء کرام کے اہل خانہ کے لئے ہمارے ہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی بھی قسم کی گھڑائی جڑائی نہیں لی جائے گی' مزید بصورت واپسی اصل سونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں

خادم علماء حق: حاجی الیاس عفی عنہ

سنارا جیولرز

ائمہ مساجد بھی اس پیشکش سے فائدہ اٹھائیں

صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر 2 فون: 2545080-2545805

عقل دنگ ہوجاتی ہے' عوام اور علماء دونوں استفادہ کرتے ہیں' اس زہد و اتقاء' اس علم و فضل اور اس شاندار خدمت اسلامی کے باوجود آپ نے نہ کوئی دعویٰ کیا نہ تفریق بین المسلمین کا دروازہ کھولا۔

اب ان بزرگوں کے مقابلہ میں ''چودھویں صدی کے مجدد'' کے کارناموں پر نظر ڈال لیجئے' زمین و آسمان کا فرق نظر آئے گا۔

تصانیف پر نظر ڈالئے تو تمام کتابوں میں طول کلام' التباس وابہام' لفظی کج کاویاں' اختلافات کے انبار' مباحث ناہموار' پراگندہ تکرار' سخن سازی کی بھرمار' تاویلات کا زور' دعاوی کا شور' کہیں نبوت کا اقرار' کہیں نبوت سے انکار' کہیں دعویٰ کہیں فرار' بیجا تعلیاں' بزرگان امت کا استخفاف' حق وصداقت سے انحراف' اپنوں سے جنگ' غیروں سے پیار' انعامی چیلنج اور شہرت کے اشتہار' چندوں کی طلب اور ذاتی امراض کے تذکروں کے علاوہ مطلب کی بات مشکل سے ملے گی' دیگر مجددین امت نے دعاوی نہیں کئے کام کرکے دکھایا' مرزا قادیانی نے مخالفوں کے حق میں بددعائیں زیادہ کیں غیروں کو مسلمان کم بنایا' دیگر مجددین نے اسلام کی حقانیت آشکار کی مرزا قادیانی نے اسلام کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے صرف اشتہارات پر اکتفا کی' چنانچہ براہین احمدیہ حصہ اول یعنی ۱۸۸۴ء میں دعویٰ کیا کہ اسلام کی حقانیت پر تین سو دلائل سپرد قلم کروں گا' آج ۱۹۳۵ء ہے ابھی تک وہ دلائل کتم عدم سے عالم وجود میں نہیں آئے اور مرزا قادیانی کو دنیا سے سدھارے ہوئے ۲۷ سال گزر گئے۔

مجدد کا سب سے بڑا کام خیالات کی اصلاح کرنا ہے' اس معاملہ میں مرزا قادیانی پر افسوس ہے کہ مقرر کردہ معیار پر پورے نہیں اترے کیونکہ انہوں نے خیالات کی اصلاح کے بجائے چند نئی باتیں داخل مذہب کردیں' جن کی بدولت خیالات میں اور بھی خرابی رونما ہوگئی' مثلاً تیرہ سو سال سے مسلمانوں کی تمام جماعتیں ختم نبوت کو نص صریح سے ثابت شدہ سمجھتی تھیں اور بات بھی دراصل یہی ہے کہ آنحضرت ﷺ پر نبوت ختم ہوگئی لیکن مرزا قادیانی کی بدولت ایک نہایت فاسد عقیدہ اسلام اور مسلمین میں پیدا ہوگیا' وہ یہ کہ مسلمان کہلانے والے یہ یقین کرنے لگے کہ نبوت کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔

اس کے علاوہ مرزا قادیانی نے بہشتی مقبرہ کی بنیاد ڈال کر لوگوں کے ایمان اور عمل دونوں کو کمزور کردیا' اس کی تفصیل یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

''صبح کی نماز کے لئے اٹھنے سے کوئی ۲۰/۲۵ منٹ پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک زمین اس مطلب کے لئے خریدی گئی ہے کہ اپنی جماعت کی میتیں وہاں دفن کی جائیں تو کہا گیا کہ اس کا نام بہشتی مقبرہ ہے' جس کا مطلب یہ ہے کہ جو اس میں دفن ہوگا' وہ بہشتی ہوگا۔''

اللہ کے نبی ﷺ کی بات

حدیث شریف میں ہے کہ دجال مقام 'لُد'' پر قتل ہوگا۔ 'لُد' اس وقت اسرائیل میں واقع ہے' اسرائیلی ایئرفورس کا ایئربیس ہے' دجال کے ساتھ اس وقت ستر ہزار یہودیوں کی جماعت ہوگی' جو اس کے حامی اور مددگار ہوں گے' جس وقت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: اس وقت نہ اسرائیل کا کوئی وجود تھا اور نہ ہی مقام 'لُد'' کو کوئی اہمیت حاصل تھی' آپ کی صداقت پر قربان جائیں کہ کس طرح آج اسرائیل میں 'لُد'' کو اہمیت حاصل ہے' وہاں اس کی فوج کی چھاؤنی ہے' گویا دجال آخری وقت تک یہودی فوج میں پناہ لینے کی کوشش کرے گا' یہاں ایک اور بات قابل توجہ ہے کہ مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء میں مرا اور پاکستان ۱۹۴۷ء میں بنا' پاکستان بننے کے دو سال بعد اسرائیل کی حکومت وجود میں آئی' جس وقت مرزا قادیانی زندہ تھا' اس وقت اسرائیل کا وجود بھی نہ تھا' مرزا قادیانی کے مرنے کے اکتالیس سال بعد اسرائیل کی حکومت وجود میں آئی' مرزا قادیانی اپنی کتابوں میں اس بات کا مذاق اڑاتا ہے کہ ستر ہزار یہودی تو پوری دنیا میں نہیں ہیں وہ کس طرح دجال کے ساتھ ہوں گے' لیکن اس بدبخت کو معلوم نہ تھا کہ ساری کائنات کا نظام بدل سکتا ہے اللہ کے نبی کی بات جھوٹی نہیں ہوسکتی' آج مرزا قادیانی کی قبر سے کوئی سوال کرے کہ اے بدبخت! جن ستر ہزار یہودیوں سے متعلق حدیث کا مذاق اڑاتا تھا' آج وہ نصف النہار کی طرح پوری ہوچکی ہے' اسرائیل میں ایک ستر ہزار نہیں بلکہ کئی ستر ہزار یہودی جمع ہیں۔

(قادیانی شبہات کے جوابات ج:۲' ص:۳۲۸)

(ملفوظات ج:۴ ص:۷-۲۱۶ تذکرہ ص:۴۳۹ طبع سوم)

اپنے خواب کا جو مطلب مرزا قادیانی نے بیان کیا ہے وہ ایسا ہے کہ جماعت کے کم علم لوگوں کے لئے لغزش کا سبب بن سکتا ہے' ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کے مریدوں میں سب لوگ خواجہ کمال الدین اور محمد علی لاہوری کے مرتبہ کے نہیں ہیں' زیادہ تر لوگ بہت کم لکھے پڑھے اور سادہ مزاج دیہاتی ہیں' وہ جب پڑھیں گے کہ جو اس میں دفن ہوگا وہ بہشتی ہوگا تو لازمی طور سے ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوگا کہ بہشتی بننے کی ترکیب آسان ہے کیوں نہ اس پر عمل کیا جائے اور وہاں دفن ہونے کی کوشش کی جائے' یہ خیال انسان کی قوت عمل کو رفتہ رفتہ مردہ کردے گا اور یہ خیال بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ امام حسینؓ کے غم میں رونے والے پر دوزخ کی آگ اثر نہیں کرسکتی' یہ بت پرستوں کے عقیدہ کفارہ کی ایک مخفی شکل ہے اور میں اسے شرک خفی سمجھتا ہوں' اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ کوئی شخص کسی خاص مقبرہ کے احاطہ میں دفن ہونے کی وجہ سے بہشتی نہیں ہوسکتا' اور: ''ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ'' اس پر شاہد ہے۔

اس کے علاوہ یہ بھی تو دیکھنا چاہئے کہ آیا سرور کائنات ﷺ نے جن کی نیابت کا مرزا قادیانی کو دعویٰ تھا کوئی بہشتی مقبرہ تعمیر کرایا تھا اور اس کے لئے چندہ طلب کیا تھا؟ کسی مجدد نے ایسا کیا؟

اسی طرح طاعون کے زمانہ میں مرزا قادیانی نے اس کا ایک مجرب علاج اپنے مریدوں کو ایسا بتایا جس سے اصلاح عقائد کے بجائے تخریب ہوتی ہے' فرماتے ہیں:

''چونکہ آئندہ اس بات کا سخت اندیشہ ہے کہ طاعون ملک میں پھیل جائے اور ہمارے گھر' جس میں بعض حصوں میں مرد بھی مہمان رہتے ہیں اور بعض حصوں میں عورتیں' سخت تنگی واقع ہے اور آپ لوگ سن چکے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے ان لوگوں کے لئے جو اس گھر کی چار دیواری کے اندر ہوں گے حفاظت خاص کا وعدہ فرمایا ہے اور اب وہ گھر جو غلام حیدر متوفی کا تھا' جس میں ہمارا حصہ ہے اس کی نسبت ہمارے شریک راضی ہوگئے ہیں کہ ہمارا حصہ دیں اور قیمت پر باقی حصہ بھی دیدیں' میری دانست میں یہ حویلی جو ہماری حویلی کا ایک جزو ہوسکتی ہے دو ہزار تک تیار ہوسکتی ہے' چونکہ خطرہ ہے کہ طاعون کا زمانہ قریب ہے اور یہ گھر وحی الٰہی کی خوشخبری کی رو سے اس طوفان طاعون میں بطور کشتی کے ہوگا' نہ معلوم کس کس کو بشارت کے وعدے سے حصہ ملے گا' اس لئے یہ کام بہت جلدی کا ہے' خدا پر بھروسہ کرکے جو خالق اور رازق ہے اور اعمال صالحہ کو دیکھتا ہے کوشش کرنی چاہئے' میں نے بھی دیکھا کہ ہمارا گھر بطور کشتی کے تو ہے مگر آئندہ اس کشتی میں نہ کسی مرد کی گنجائش ہے نہ عورت کی' اس لئے اس کی توسیع کی ضرورت پڑی۔''

اب ناظرین اس اشتہار کو پڑھ کر خود ہی اندازہ لگالیں کہ کس خوبصورتی اور دانشمندی کے ساتھ مریدوں کے دلوں میں آثار پرستی کا بیج بویا جارہا ہے' مجدد کا کام یہ نہیں کہ مریدوں کے چندہ سے اپنے مکان کی توسیع کے لئے کوشاں ہو اور نہ یہ اس کے شایان منصب ہے کہ وہ لوگوں میں ضعف اعتقاد پیدا کرے' یہ بات سراسر اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے کہ کوئی مکان یا احاطہ انسان کو موت کے چنگل سے محفوظ رکھ سکے' موت جس وقت آتی ہے ''بروج مشیدہ'' میں بھی انسان کو نہیں چھوڑتی مکان مسکونہ کو کشتی نوح سے تعبیر کرنے میں ادبی خوبی ہو تو ہو' دینی اور ایمانی خوبی مطلق نہیں ہے' سوائے اس کے کہ مریدوں میں پیر پرستی اور آثار پرستی کا رنگ پیدا ہوجائے جو اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف اور موجب نقصان آخرت ہے۔

اس جگہ ایک شبہ یہ پیش کیا جاسکتا ہے کہ مرزا قادیانی کو اپنے مریدوں پر پورا اختیار تھا' تم اعتراض کرنے والے کون! اس کا جواب یہ ہے کہ وہ مرید تھے تو ملت اسلامیہ ہی کے افراد' وہ ہمارے ہی بھائی تھے جو اس عجوبہ پرستی کا شکار ہوگئے اور یقیناً ہمارا دل ان کے لئے کڑھتا ہے۔

(جاری ہے)

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar, Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

خبروں پر ایک نظر

عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد ہے: مولانا سیّد ارشد مدنی

بہاولپور (رپورٹ: مولانا محمد اسحاق ساقی)

آل انڈیا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرپرست اور جمعیت علماء ہند کے مرکزی صدر شیخ العرب والعجم مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ کے جانشین مولانا سیّد ارشد مدنی نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کی بنیاد ہے‘ جس پر غیر مشروط طور پر ایمان لائے بغیر آدمی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقدہ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا‘ جس کی صدارت مجلس کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے کی‘ انہوں نے کہا کہ برطانوی سامراج نے مسلمانوں کے دلوں سے حب رسول اور جہاد کی اہمیت ختم کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کو نبوت کے منصب پر فائز کیا‘ انہوں نے کہا کہ تقسیم سے پہلے علماء کرام نے پورے ہندوستان میں قادیانیوں کا ناطقہ بند کیا اور تقسیم کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہندو پاک میں قادیانیوں کو ناکوں چنے چبوائے۔ انہوں نے کہا کہ آل انڈیا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کے مبلغین نے ہندوستان سے قادیانیت کا صفایا کردیا ہے۔ انہوں نے قائد تحریک ختم نبوت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ اور مولانا سیّد نفیس شاہ الحسینی مدظلہ کی قیادت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور فرمایا کہ ہندوستان کے علماء کرام مجلس کی خدمات کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ دارالعلوم دیوبند کے استاذ سیّد اسجد مدنی نے کہا کہ برطانوی سامراج نے غلام ہندوستان میں اپنی حکومت کو طوالت دینے کے لئے کئی ایک فتنے پیدا کئے‘ ان میں سے بدترین فتنہ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا ہے‘ انہوں نے کہا کہ دارالعلوم دیوبند نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرز پر ہندوستان میں کام جاری رکھا ہوا ہے‘ جس کے مفید تر نتائج سامنے آرہے ہیں۔ ہندوستان کا مسلمان قادیانیت کے دجل وفریب کا پردہ چاک کرنے کے لئے آل انڈیا مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے روح رواں مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے کہا کہ قادیانیت کے مکمل خاتمہ تک تحریک جاری رہے گی‘ انہوں نے کہا کہ فوج میں چھپے ہوئے قادیانیوں نے لال مسجد اور جامعہ حفصہؓ میں معصوم بچوں اور بچیوں کے جسموں کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے پاکستان کو پوری دنیا میں بالعموم اور عالم اسلام میں بالخصوص بدنام کردیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا جو حال ہی میں برطانیہ کے تبلیغی دورہ سے واپس آئے نے کہا کہ جب قادیانیوں نے برطانیہ میں اپنا ہیڈ کوارٹر قائم کیا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھی لندن میں بارہ ہزار مربع فٹ پر مشتمل گرجا گھر خرید کر اپنا دفتر قائم کرلیا‘ الحمدللہ! پچیس سال سے لندن میں سالانہ کانفرنس اور اس سے پہلے برطانیہ کے اہم شہروں میں اجتماعات منعقد کئے جاتے ہیں‘ قادیانیوں کو یورپ میں کامیابی نہیں مل سکی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ حکمرانوں نے سینکڑوں حفاظ وقراء اور حافظات‘ قاریات اور عالمات کو شہید کرکے شمر‘ ہٹلر‘ مسولینی‘ تاتار اور برطانیہ کے مظالم کی یاد تازہ کردی ہے‘ انہوں نے مولانا عبدالرشید غازی شہیدؒ کی عظیم الشان قربانی پر غازی خاندان کو خراج تحسین پیش کیا۔ جمعیت علماء اسلام کے ضلعی امیر مولانا سیّد مظہر الاسعدی نے کہا کہ ہم جمعیت علماء ہند کے راہنماؤں کو ملک عزیز میں خوش آمدید کہتے ہیں‘ آزادی ملک کے سلسلہ میں مدنی خاندان کی خدمات کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ مدنی خاندان نے تقسیم کے بعد ہندوستان میں مسلمانوں کی جان ومال اور عزت وآبرو کا تحفظ کیا۔ کانفرنس سے مولانا مفتی عطاء الرحمن‘ مولانا محمد اسحق ساقی‘ مولانا فضل الرحمن دھرم کوٹی‘ مولانا سیف الرحمن‘ سلیم انصاری‘ علامہ ریاض حقانی‘ مولانا محمد حنیف‘ مولانا محمد قاسم رحمانی‘ مولانا عبدالستار حیدری اور مولانا محمد احمد سمیت کئی ایک علماء کرام نے خطاب کیا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

کا ڈیرہ غازی خان کا چار روزہ دورہ

ملتان (نامہ نگار: محمود احمد گجر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی چار روزہ تبلیغی دورہ پر ڈیرہ غازی خان تشریف لائے جہاں آپ نے ۳۱/ جولائی تا ۲/ اگست ڈیرہ غازی خان کے دینی مدارس درسگاہ نیازیہ‘ جامعہ اسلامیہ جامعہ رحمانیہ‘ جامعہ محمودیہ‘ جامعہ صدیق اکبر سمیت مختلف دینی مدارس کے اساتذہ وطلبہ کرام سے خطاب کیا۔ آپ نے کہا کہ فتنہ قادیانیت کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مختلف انداز میں کام کیا ہے‘ عوام کو قادیانیت کے فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لئے پورے ملک میں ضلعی‘ تحصیلی اور قصباتی سطح پر ختم نبوت کانفرنسیں رکھی جاتی ہیں تاکہ عوام قادیانیت کے

منحوس اثرات سے محفوظ رہیں۔ خواص' طلبہ اور علماء کرام کو قادیانیت کے دجل وفریب سے آگاہ کرنے کے لئے مختلف علاقوں میں حسب ضرورت رد قادیانیت کورس رکھے جاتے ہیں' سب سے بڑا کورس چناب نگر میں ہوتا ہے' جو اس سال چار شعبان سے ستائیس شعبان المعظم تک جاری رہے گا۔

۲/اگست رات قیام' جامعہ ابوبکر صدیق جام پور میں کیا' جہاں جامعہ کے مہتمم مولانا ابوبکر عبداللہ سے ان کے والد محترم مولانا عبدالحئی جام پوریؒ کی وفات پر تعزیت کی اور حضرت مرحوم کی مغفرت و بلندیٔ درجات کی دعا کی اور جامعہ کے طلبہ کو چناب نگر کورس میں شرکت کی دعوت دی۔

۳/اگست جمعۃ المبارک کا خطبہ آپ نے جامع مسجد راجپوت راجن پور میں دیا' جس میں حکومت کی دین دشمنی' لال مسجد اور جامعہ حفصہؓ کے المناک واقعہ کا ذمہ دار صدر مملکت' وزیر اعظم' وزیر داخلہ سیکریٹری داخلہ' وزیر مذہبی امور کو قرار دیا۔ سانحہ لال مسجد کی جوڈیشل انکوائری اور مندرجہ بالا عمائدین کو فریق بنانے کا مطالبہ کیا۔ ان تمام پروگراموں کا انتظام ڈویژنل مبلغ مولانا محمود احمد گجر نے کیا اور وہ تمام پروگراموں میں ساتھ رہے' راجن پور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ مبلغ مولانا بشیر احمد نے مولانا شجاع آبادی کے اعزاز میں پُروقار ظہرانہ کا انتظام کیا' بعد نماز جمعہ مبلغین ختم نبوت بستی عبداللہ غازیؒ روجھان تشریف لے گئے اور مولانا عبدالرشید غازیؒ کی قبر پر حاضری دی اور مغفرت وترقی درجات کی دعا کی اور غازی شہید کے خاندان کے احباب سے تعزیت کا اظہار کیا۔ مولانا شجاع آبادی نے بتلایا کہ ۳/اگست تقریباً چوبیس دن بعد تک مولانا غازیؒ کی قبر سے عجیب وغریب خوشبوئیں آرہی ہیں۔ مولانا غازی کے ورثا نے بتلایا کہ پورے ملک سے لوگ قافلوں کی صورت میں مولانا غازیؒ کی قبر پر حاضری' زیارت اور تعزیت کے لئے آرہے ہیں۔ مولانا شجاع آبادی اپنے اگلے پروگرام پر خانپور' رحیم یار خان تشریف لے گئے۔

مرتد کی شرعی سزا کا بل جلد از جلد منظور کروا کر نافذ کیا جائے:

مولانا فقیر محمد

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولانا فقیر محمد نے وزیر اعظم پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ مسلمانوں کو قادیانی بنانے کی روک تھام کے پیش نظر قومی اسمبلی میں پیش کردہ مرتد کی شرعی سزا کا بل جلد از جلد منظور کروا کر نافذ کیا جائے۔ توہین رسالت کے قانون زیر دفعہ ۲۹۵۔سی تعزیرات پاکستان کا مکمل تحفظ کیا جائے' اس میں زیر زبر کی بھی ترمیم نہ کی جائے اور توہین رسالت کے زیر سماعت تمام مقدمات کے جلد فیصلے کرائے جائیں' مجرمان کو عبرتناک سزائیں دی جائیں' جبکہ قرآن پاک کی توہین و بے حرمتی کرنے والوں کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۵۔بی تعزیرات پاکستان کے تحت عمر قید کی سزائیں دی جائیں اور قرآن مجید کی بے حرمتی کے واقعات کی روک تھام کے لئے ضروری اور موثر اقدامات کئے جائیں اور قادیانیوں' مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بارے میں آئینی ترمیم اور خود کو غیر مسلم کی بجائے مسلمان کہنے' قادیانی مذہب کی تبلیغ کرنے' اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہنے اور اذان دینے پر پابندی کے خاص قانون زیر دفعہ ۲۹۸بی اور ۲۹۸سی تعزیرات پاکستان کے تحت مقدمات چلائے جائیں اور ان قوانین کا تحفظ کیا جائے۔ ☆☆

نیپال کھٹمنڈو میں جماعتی سرگرمیاں

مجلس تحفظ ختم نبوت نیپال کے صدر مولانا محمد اسلام ندوی کا خط:

مکرمی حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

اللہ کے فضل وکرم سے بندہ بھی بعافیت ہے اور مجلس تحفظ ختم نبوت کا کام بخیر وخوبی انجام دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔ عرض حال یہ ہے کہ اس سال کھٹمنڈو کی سطح پر خصوصی محنت کی گئی' مبلغ مجلس کی انفرادی ملاقاتوں کے ذریعے اور خواص کی نشست کروا کر قادیانیوں کو نوٹس لینے پر ابھارا گیا' نیز دو مرکزی مساجد نیپالی جامع مسجد اور جامع مسجد پائن میں ختم نبوت کے موضوع پر خطاب کا اہتمام کیا گیا اور اس طرح بڑی حد تک وہاں کی رائے عامہ بیدار ہوئی۔ ادھر دیہی علاقوں میں اصلاح معاشرہ مہم چلائی گئی' جمعہ کے خطبوں کے علاوہ عوامی سطح کا پروگرام اس موضوع پر بالواسطہ طور پر منعقد کیا گیا' ادھر ہندوستان کے سرحدی علاقہ ضلع سوپول کا ضلعی حاکم قادیانی سرکاری عہدہ کی آڑ میں کئی گاؤں کے لوگوں کو پھانس چکا تھا' رکاوٹ کے باوجود محتاط طریقے سے اس طرف پیش قدمی کی گئی پھر مصلح امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کے ذمہ داروں کو خبر پہنچائی گئی اور ان کی نگرانی میں محنت ہو رہی ہے' اسی طرح موضوع سے متعلق نیپالی زبان میں پمفلٹ کی اشاعت وتقسیم بھی ہوتی رہی اور حسب سابق دس مکاتب بھی چل رہے ہیں' جن میں تقریباً پانچ سو بچے زیر تعلیم ہیں' جن میں غریب ونادار بچوں کے لئے درسی کتب بھی فراہم کی جاتی ہیں' احباب کی خدمت میں ہدیہ سلام۔

والسلام

محمد اسلام ندوی

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت سے تعاون

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدِ باب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے

زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیلِ زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 4583486-45141522 فیکس: 4542277 اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 2780337 فیکس: 2780340 اکاؤنٹ نمبر: 8-363 و 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

اپیل کنندگان

مولانا خواجہ خان محمد — امیر مرکزیہ

سید نفیس الحسینی — نائب امیر مرکزیہ

مولانا عزیز الرحمٰن — ناظم اعلیٰ

نوٹ: مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے